DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 29.03.2025

نمبرشمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	دہشتگردی کے خلاف دوٹوک موقف وفاقی اورصوبائی حکومتیں ایک وزیراعظم کی زیرصدارت اورسیاسی و عسکری قیادت کے اجلاس میں فیصلہ۔	جنگ ودیگراخبارات
02	خواتین کی گرفتاری آخری آپشن تھابڑافوجی آپریشن ہوسکتاہے،میر سرفراز بگٹی۔	جنگ ودیگراخبارات
03	دہشتگردی کے خاتمے کیلئے اپوزیشن کو مذاکرات کا مینڈیٹ دیا جاسکتاہے بلوچستان حکومت۔	انتخاب ودیگراخبارات
04	گوٹھ دوران خان کھوسہ میں 17افراد کاقتل قابل مذمت ہے سلیم کھوسہ۔	مشرق ودیگراخبارات
05	ڈبل روڈ بم دھماکہ بزدلانہ کارروائی امن دشمن عناصر کی کارستانی ہے، بخت کاکڑ۔	جنگ ودیگراخبارات
06	صحت تعلیم اورروزگار کی فراہمی اولین ترجیح ہے،فیصل جمالی۔	مشرق ودیگراخبارات
07	ان افغان کارڈ ہولڈرز کی وطن واپسی کیلئے صوبوں کیساتھ مکمل تعاون کیا جائیگا،محسن نقوی۔	جنگ ودیگراخبارات
08	دہشتگردی کے خلاف دوٹوک موقف انسانیت کے نام پر قتل کرنیوالوں کے خلاف سخت کاروائی ہوگی،صوبائی وزراء	جنگ ودیگراخبارات
09	آسٹریلوی حکومت کابلوچستان میں مائننگ کے شعبے میں اظہاردلچسپی۔	جنگ ودیگراخبارات
10	اہلکارعیدالفطر پرکسی بھی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار ہیں،کمانڈنٹ بی سی۔	جنگ ودیگراخبارات
11	بولان شام 5سے صبح بجے 5 تک گاڑیوں کے داخلے پر پابندی۔	جنگ ودیگراخبارات
12	کوئٹہ سے 17روز بعد جعفرایکسپریس 400مسافروں کولیکرروانہ ٹرین کی سیکورٹی کیلئے فول پروف انتظامات۔	جنگ ودیگراخبارات
13	بلوچستان کے 100بچے ایس پی ایس میں تعلیم حاصل کریں گے۔	جنگ ودیگراخبارات
14	شجاع الدین کاسی وزیراعلیٰ معائنہ ٹیم کے عارضی رکن تعینات۔	جنگ ودیگراخبارات
15	افغان مہاجرین کے باوقارواپسی کیلئے عزم ہیں،ڈی سی کوئٹہ۔	جنگ ودیگراخبارات
16	افغان شہری واپسی وفاقی اورصوبوں کارابطہ وزیراعلیٰ kp کی تجویز پر کمیٹی قائم۔	جنگ ودیگراخبارات
17	مہنگائی بیروزگار پرقابونہ پانے کی صورت میں حالات مزید خراب ہوسکتے ہیں،پشتونخوامیپ	سینچری ایکسپریس ودیگر

امن وامان:

دالبندین 2زخمی ڈاکوؤں سمیت 5ملزمان گرفتار،اسلحہ برآمد،گوادرسڑک کنارے بم دھماکہ راگیر شہید 6اہلکارزخمی،چاغی سے کروڑوں کی منشیات برآمد 2اسمگلر گرفتار،پشین دوگروپوں میں تصادم ایک شخص جاں بحق 4زخمی،ڈیرہ مراداورسنی میں دوافرادقتل،ژوب میں جھگڑے کے دوران نوجوان قتل بھائی زخمی،جھل مگسی فائرنگ سے اسکول ٹیچر جاں بحق،کچھی کے علاقے میں ایک شخص قتل۔

امن وامان:

نیشنل بینک اوتھل میں کیش کی کمی کھاتہ داروں کومشکلات کا سامنا،قلات میں موبائل انٹرنیٹ سروس معطل صارفین مشکلات سے دوچار،عیدالفطر پرسزاؤں میں کمی بلوچستان کاکوئی قیدی شامل نہیں۔

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 29.03.2025

اداریے:

روزنامہ میزان کوئٹہ نے"بلوچستان کے لیے ریلوے آپریشن کا آغاز!"کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ 17 روز قبل بولان کے علاقے میں دہشت گردی کا نشانہ بنے والی کوئٹہ سے پشاور جانیوالی جعفرایکسپریس بحال ہوگئی۔ وفاقی وزیرامیر مقام نے مسافروں کو پشاور سے کوئٹہ کیلئے رخصت کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بلوچستان کی ترقی کا عمل جاری رہے گا۔ جعفرایکسپریس کا دوبار چلنا ملک کی ترقی کا نشان ہے۔ وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف اورآرمی چیف جنرل سید عاصم منیر ملکی سلامتی کے لیے پرعزم ہیں۔ تمام ریل گاڑیوں کی سیکیورٹی کو بہتر بنایا گیا ہے۔ گذشتہ روز وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کا دورہ کیا اس موقع پر انہوں نے پریس کانفرنس میں 27 مارچ سے بلوچستان کے لیے ریلوے آپریشن شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جس میں انہوں نے جعفرایکسپریس کی پشاور اور کوئٹہ سے روانگی کا شیڈول بھی بتایا۔ انہوں نے 29 مارچ کو عید اسپیشل ٹرین کا کوئٹہ سے روانہ ہونے اور کوئٹہ سے چلنے والی 3 ٹرینوں کی تعداد 9 کرنے کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے کے سکولوں اور ہسپتالوں کو بہتر بنائیں گے۔ آمدن اضافہ کرنے کے لئے فریٹ ٹرینوں پر توجہ دیں گے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے"بلوچستان میں دہشت گردی کا تسلسل"کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے"بلوچستان کے معاملے پر وسیع تر اتفاق رائے درکار"کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے"بلوچستان میں سیاسی مذاکرات کیلئے مقامی قیادت کے ساتھ بات چیت آصف علی زرداری اور نواز شریف کی کاوشیں"کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے"Balochsitan ailing healhcare"کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائم کوئٹہ نے"Broad consensus required on the Balchistan"کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے"بلوچستان باریک بینی درکار ہے"کے عنوان سے محمد مہدی کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ سینچری ایکسپریس نے"بلوچستان اور حبیب جالب"کے عنوان سے ڈاکٹر صیف احمد خان کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے"ناراض بلوچ کو گلے لگایا جائے"کے عنوان سے شاہد ندیم احمد کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے"دہشت گردی اور آزادی اظہار رائے پر اہم سیمنار"کے عنوان سے علی احمد ڈھلوں کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 29 MAR 2025

Page No. 1

نیشنل ایکشن پلان کے تحت قومی بیانیے کو مضبوط کرنے پر اتفاق ملک دشمن مہم کا منہ توڑ جواب دیا اور جعفر ایکسپریس کے حملہ آوروں کو بے نقاب کیا جائے گا

دہشتگردی کیخلاف دوٹوک موقف

وفاق اور صوبائی حکومتیں ایک
وزیراعظم کی زیر صدارت سیاسی و عسکری قیادت کے اجلاس میں فیصلہ

سوشل میڈیا پر جھوٹی خبروں کا سدباب، قومی نصاب میں دہشتگردی کے حوالے سے آگاہی شامل کرنیکا فیصلہ' آزاد کشمیر سمیت چاروں صوبوں کے نمائندے شریک

ملکی سلامتی کے منافی مواد کا سدباب کیا جائے گا' تمام صوبوں کا باہمی روابط بڑھانے پر اتفاق' شرپسندوں کیخلاف مؤثر بیانیہ بنانے کی ہدایات' ذرائع

اسلام آباد (رانا غلام قادر) ملک کی سیاسی و عسکری قیادت کے اجلاس میں دہشت گردی کے خلاف وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے متحد ہو کر واضح اور دوٹوک موقف اپنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ گزشتہ روز وزیراعظم شہباز شریف کی زیر صدارت وفاقی اور صوبائی قیادت کی بڑی بیٹھک میں کیا گیا۔ حکومتی ذرائع کے مطابق گزشتہ روز وزیراعظم ہاؤس میں ایک اہم اجلاس ہوا۔ اجلاس میں عسکری و سول قیادت، چاروں صوبوں بشمول آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سے بھی نمائندے شریک ہوئے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ جعفر ایکسپریس کے حملہ آوروں کو دنیا کے سامنے بے نقاب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی' روایتی اور ڈیجیٹل میڈیا پر ملک دشمن مہم کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا' اجلاس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت قومی بیانیے کو مضبوط کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبروں کا سدباب کیا جائے گا، ڈیپ فیک اور دیگر ذرائع سے بنائی گئی جھوٹی معلومات اور مواد کا مستند معلومات سے بھرپور جواب دیا جائے گا، قومی نصاب میں دہشت گردی کے حوالے سے آگاہی شامل کی جائے گی۔ اجلاس میں قومی بیانیہ کمیٹی کو دہشت گردوں اور شرپسندوں کے سدباب کیلئے مؤثر اور سرگرم بیانیہ بنانے کی ہدایات دی گئیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ قومی بیانیے اور ملک کی سلامتی کے خلاف کسی بھی قسم کے مواد کا سدباب کیا جائے گا۔ اجلاس میں ملکی سلامتی اور ہم آہنگی کیلئے تمام صوبوں کا تعاون اور آپسی روابط بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ قومی بیانیے کو نوجوانوں تک پہنچانے کیلئے فلم اور ڈراموں میں ایسے قومی موضوعات اپنائے جائیں گے جس سے شرپسندوں کے بیانیے کا مؤثر مقابلہ ہوگا۔ چاروں صوبوں نے اس حوالے سے تعاون پر اتفاق کیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قومی بیانیے کے لئے ڈیجیٹل میڈیا پر بھی مواد نشر کیا جائے۔ دہشت گردی کے منفی معاشرتی اثرات کو اجاگر کیا جائے۔

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)

روزنامہ انتخاب کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر ایل سی I-4

قیمت 30 روپے ★ صفحات

www.dailyintekhab.PK

Intekhabnews@gmail.com,

Quetta Ph:081-2822909

جلد نمبر 32 | بروز ہفتہ 29 مارچ 2025ء بمطابق 28 رمضان المبارک 1446ھ | شمارہ نمبر 88

خواتین کی گرفتاری آخری آپشن تھا، بڑا فوجی آپریشن ہو سکتا ہے

میر سرفراز بگٹی

ہمیں خطرے سے نمٹنا ہے، صوبے میں سمارٹ کائنیٹک آپریشن کی ضرورت ہے جبکہ انٹیلی جنس آپریشن پہلے ہی سے صوبے میں جاری ہیں، نو ٹرینیں بحال کی جا رہی ہیں

ہمارے پاس ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی ریاست دشمنوں کو سپورٹ کرتی ہے، یہ ان افراد کی پراکسی ہے، اسلام آباد میں عالمی میڈیا سے گفتگو

کوئٹہ (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ان کے صوبے میں حالیہ سکیورٹی کی بگڑتی صورت حال کے تناظر میں کہا ہے کہ صوبے میں بڑے پیمانے پر فوجی آپریشن کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تاہم ضرورت پڑنے پر ایسا آپریشن ہوسکتا ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے اسلام آباد میں واقع بلوچستان ہاؤس میں بین الاقوامی میڈیا کے ساتھ ایک نشست کے دوران سرفراز بگٹی نے یہ بات انڈیپنڈنٹ اردو کے سوال کے جواب میں کہی۔ انڈیپنڈنٹ اردو کے اس سوال پر کہ آیا صوبے کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر بطور وزیراعلیٰ آپ سمجھتے ہیں کہ ملٹری آپریشن کی ضرورت ہے؟ سرفراز بگٹی نے کہا: ہمیں خطرے سے نمٹنا ہے۔ صوبے میں سمارٹ کائنیٹک آپریشن کی ضرورت ہے جبکہ انٹیلی جنس آپریشن پہلے ہی سے صوبے میں جاری ہیں۔ نو ٹرینیں بحال کی جا رہی ہیں۔ اس سے قبل صوبے میں کم ٹرینیں چلا کرتی تھیں۔ سر

بقیہ نمبر 42 صفحہ 5 پر

فراز بگٹی نے بلوچ یکجہتی کمیٹی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے مزید کہا، ہمارے پاس ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی ان دہشت گردوں کو سپورٹ کرتی ہے، یہ ان افراد کی پراکسی ہے۔ یہ دہشت گردی کو جائز قرار دینا (Legitimise) چاہتے ہیں۔ ان خواتین کو گرفتار کرنا آخری آپشن تھا۔ سرفراز بگٹی نے جواب دیا کہ ان ثبوتوں کو گوگل کیا جا سکتا ہے، وہ اوپن سورس پر دستیاب ہیں۔

روزنامہ باخبر کوئٹہ
THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

بانی اکرام اللہ خان

جلد 29 ہفتہ 29 مارچ 2025ء بمطابق 28 رمضان 1446ھ قیمت 20 روپے شمارہ 88

لاحاصل جنگ نے بلوچستان کا ایک اور ہیرا نگل لیا، سرفراز بگٹی

اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر مہراللہ ترین بم دھماکے میں شہید کر دیے گئے، دہشت گردی کے ناسور کو ختم کریں گے

کوئٹہ (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ (ایکس) پر اپنے بیان میں کہا کہ کہا کہ بلوچستان میں آزادی کے نام پر جاری لاحاصل جنگ نے ایک اور ہیرا نگل لیا اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر مہراللہ ترین کوئٹہ میں بم دھماکے میں شہید کر دیے گئے، ہم ہر شہادت یاد رکھیں گے دہشتگردی کے ناسور کو ختم کر کے رہیں گے

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال

چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین

جلد 80 | ہفتہ 29 مارچ 2025ء 28 رمضان 1446ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 88

دہشتگردی کے ناسور کو ختم کرکے رہیں گے، وزیراعلیٰ بلوچستان

ڈاکٹر مہراللہ ترین کی شہادت، بلوچستان میں آزادی کے نام پر جاری لاحاصل جنگ نے ایک اور ہیرا نگل لیا، میر سرفراز بگٹی کا اظہار افسوس

ضرورت پڑی تو بلوچستان میں بڑا فوجی آپریشن ہو سکتا ہے، بلوچستان میں 09 ٹرینیں بحال کی جا رہی ہیں

کوئٹہ (آئی این پی، یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں آزادی کے نام پر جاری لاحاصل جنگ نے ایک اور ہیرا نگل لیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر اپنے بیان میں کہا کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر مہراللہ ترین کوئٹہ میں بم دھماکے میں شہید کر دیے گئے، ہم ہر شہادت یاد رکھیں گے۔ میر سرفراز بگٹی کا مزید کہنا تھا کہ دہشتگردی کے ناسور کو ختم کر کے رہیں گے۔ دریں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ان کے صوبے میں حالیہ سکیورٹی کی بگڑتی صورت حال کے تناظر میں کہا ہے کہ صوبے میں بڑے پیمانے پر فوجی آپریشن کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تاہم ضرورت پڑنے پر ایسا آپریشن ہو سکتا ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے اسلام آباد میں واقع بلوچستان ہاوس میں بین الاقوامی میڈیا کے ساتھ ایک نشست کے دوران سرفراز بگٹی نے یہ بات انڈپینڈنٹ اردو کے سوال کے جواب میں کہی۔ انڈپیڈنٹ اردو کے اس سوال پر کہ آیا صوبے کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر بطور وزیراعلیٰ آپ سمجھتے ہیں کہ ملٹری آپریشن کی ضرورت ہے؟ سرفراز بگٹی نے کہا: ہمیں خطرے سے نمٹنا ہے۔ صوبے میں سمارٹ کائنیٹک آپریشن کی ضرورت ہے جبکہ انٹیلی جنس آپریشن پہلے ہی سے صوبے میں جاری ہیں۔ نو ٹرینیں بحال کی جا رہی ہیں۔ اس سے قبل صوبے میں کم ٹرینیں چلا کرتی تھیں۔ سرفراز بگٹی نے بلوچ یکجہتی کمیٹی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے مزید کہا، ہمارے پاس ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی ان دہشت گردوں کو سپورٹ کرتی ہے، یہ ان افراد کی پراکسی ہے۔ یہ دہشت گردی کو جائز قرار دینا (Legitimise) چاہتے ہیں۔ ان خواتین کو گرفتار کرنا آخری آپشن تھا۔ سرفراز بگٹی نے جواب دیا کہ ان ثبوتوں کو گوگل کیا جا سکتا ہے، وہ اوپن سورس پر دستیاب ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 5

روزنامہ میزان کوئٹہ
بانی مولانا عبدالکریم
چیف ایڈیٹر: برکت علی

جلد 76 | ہفتہ 29 مارچ 2025ء 28 رمضان المبارک 1446ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 209

دہشت گردی کے ناسور کو ختم کر کے رہیں گے، وزیراعلیٰ بلوچستان

اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر مہراللہ ترین کوئٹہ میں بم دھماکے میں شہید کر دیئے گئے، ہم ہر شہادت یاد رکھیں گے

بلوچستان میں آزادی کے نام پر جاری لاحاصل جنگ نے ایک اور ہیرا نگل لیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کا سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر بیان

کوئٹہ (آئی این پی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان میں آزادی کے نام پر جاری لاحاصل جنگ نے ایک اور ہیرا نگل لیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر اپنے بیان میں کہا کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر مہراللہ (بقیہ 3 صفحہ 2 پر)

ترین کوئٹہ میں بم دھماکے میں شہید کر دیے گئے، ہم ہر شہادت یاد رکھیں گے۔ میر سرفراز بگٹی کا مزید کہنا تھا کہ دہشتگردی کے ناسور کو ختم کر کے رہیں گے۔

اسلام آباد: وزیراعظم شہباز شریف کا عسکری و سول قیادت کے اہم اجلاس کے موقع پر چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ کے ہمراہ گروپ فوٹو

Govt to develop Hinglaj Mata Temple

QUETTA. Balochistan Chief Minister, Mir Sarfraz Bugti announced plan to transform Hinglaj Mata Temple into a major religious tourist site. He assured that additional resources would be allocated in the upcoming provincial budget to further support the development of the site. The Chief Minister met with a delegation led by Senator Danesh Kumar, the head of Hinglaj Mata Temple, along with former caretaker Prime Minister, Anwarul Haq Kakar, in Quetta. During the meeting, the delegation expressed their gratitude to the Chief Minister for the development initiatives at the Hinglaj Mata Temple. Chief Minister praised the active role of Senator Danesh Kumar in promoting the welfare of minorities, noting his selfless contributions to their social well-being. Bugti further assured that the provincial government is committed to provide equal opportunities for education, healthcare, employment, and development to minorities. APP

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1 Dated: 29 MAR 2025 Page No. 7

دہشتگردی کیخلاف بلوچستان حکومت کا واضح موقف ہے، حالیہ واقعات میں شناخت کے نام پر قتل کرنیوالوں کیخلاف کارروائی کی جائیگی، شاہد رند

دہشتگردی کے خاتمے کیلئے اپوزیشن کو مذاکرات کا مینڈیٹ دیا جاسکتا ہے

حکومت بلوچستان

بلوچستان میں بڑھتی ہوئی شورش کے تناظر میں صوبائی حکومت نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ مذاکرات کا آپشن ہمیشہ موجود ہے جس کے ذریعے صوبے میں دہشت گردی سے نمٹا جاسکتا ہے

حکومت بھی سمجھتی ہے کہ بلوچستان میں محرومیاں اور بیڈ گورننس ہے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں یہ سلسلہ کئی دہائیوں سے جاری ہے، حکومت گورننس کی بہتری کے اقدامات اٹھا رہی ہے

حکومت نقصان کے بغیر چیزیں ٹھیک کرنا چاہتی ہے، گزشتہ بجٹ میں عوام کو براہ راست ریلیف فراہم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جیسے ہی مہلت شروع ہوتی ہے دہشت گرد حملے دوبارہ بڑھ جاتے ہیں

وزیر اعلیٰ نے پہلے دن سے مذاکرات کی دعوت دی ہے، جن کے پاس مینڈیٹ ہے، جو بلوچستان کی شکایات کی بات کرتے ہیں، ان کے لیے تمام دروازے کھلے ہیں، براہ مہربانی آئیں اور بات چیت کریں

دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے ملک دشمن عناصر سرگرم، جعفر ایکسپریس حملے میں معصوم مسافروں کو یرغمال بنایا گیا پوری دنیا نے مذمت کی، میر شعیب نوشیروانی اور ظہور احمد بلیدی کے ہمراہ پریس کانفرنس

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں بڑھتی ہوئی شورش کے تناظر میں صوبائی حکومت نے اس بات پر زور دیا کہ مذاکرات کا آپشن ہمیشہ موجود رہا ہے جس کے ذریعے صوبے میں دہشت گردی سے نمٹا جاسکتا ہے، وزیر اعلیٰ نے حزب اختلاف کو بھی مذاکرات کے......... بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 پر

ذریعے معاملات حل کرنے کی پیشکش کی ہے۔ صوبائی وزرا میر شعیب نوشیروانی اور ظہور احمد بلیدی کے ساتھ پریس کانفرنس کرتے ہوئے ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند نے کہا کہ صوبائی حکومت مذاکرات کے ذریعے معاملات حل کرنے میں سنجیدہ ہے، وزیر اعلیٰ نے اپوزیشن نے کو مذاکرات کے ذریعے معاملات حل کرنے کی پیشکش کی ہے۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف بلوچستان حکومت کا واضح موقف ہے، حالیہ دہشت گردی میں شناخت کے نام پر قتل کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔صوبائی وزیر شعیب نوشیروانی نے بلوچستان میں حالیہ 'دہشت گردی کی لہر' کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ یہ غیر روایتی واقعات ہیں، لہٰذا ان سے ایک نئی حکمت عملی کے ذریعے غیر روایتی انداز میں نمٹنا ہوگا۔شعیب نوشیروانی نے کہا کہ انٹیلی جنس معلومات، عوام کا اتفاق رائے اور عوامی حمایت اہم ہے۔انہوں نے کہا کہ شہریوں کے ساتھ مل کر بلوچستان سے دہشت گردی کا خاتمہ کریں گے، انہوں نے اعتراف کیا کہ حکومت بھی سمجھتی ہے کہ بلوچستان میں محرومیاں اور بیڈ گورننس ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، یہ سلسلہ کئی دہائیوں سے جاری ہے، حکومت گورننس اور حالات کی بہتری کے اقدامات اٹھا رہی ہے۔شعیب نوشیروانی نے کہا کہ گزشتہ بجٹ میں حکومت نے بلوچستان کے عوام کو براہ راست ریلیف فراہم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جیسے ہی مہلت شروع ہوتی ہے دہشت گرد حملے دوبارہ بڑھ جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کوئی بھی حکومت تشدد، جنگ یا آپریشن کے ذریعے مسائل حل نہیں کرنا چاہتی، کوئی بھی حکومت نقصان کے بغیر چیزیں ٹھیک کرنا چاہتی ہے۔شعیب نوشیروانی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے پہلے دن سے ہی ہمیشہ مذاکرات کی دعوت دی ہے، جن کے پاس مینڈیٹ ہے، جو بلوچستان کی شکایات کی بات کرتے ہیں، ان کے لیے تمام دروازے کھلے ہیں، براہ مہربانی آئیں اور بات چیت کریں۔بلوچستان حکومت کے ترجمان رند نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کی سرگرمیوں کے حوالے سے حکومت کی پالیسیاں واضح ہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے اسمبلی کے فلور پر کئی بار مذاکرات کی پیشکش کی ہے کہ اگر اپوزیشن کے کسی رکن نے بات چیت کے لیے پہل کرنی ہے تو وہ مینڈیٹ دینے کو تیار ہیں جس کے بعد مذاکرات شروع ہوں گے۔صوبائی وزیر ظہور بلیدی نے کہا کہ بلوچستان میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات میں معصوم لوگوں کو نشانہ بنایا گیا جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے ملک دشمن عناصر ملوث ہیں۔انہوں نے کہا کہ جعفر ایکسپریس حملے میں معصوم مسافروں کو یرغمال بنایا گیا جبکہ پوری دنیا نے جعفر ایکسپریس حملے کی مذمت کی، انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز گوادر میں مسافر بس سے معصوم لوگوں کو اتار کر شہید کیا گیا۔ظہور بلیدی نے کہا کہ گزشتہ روز کے دھماکے میں بلوچستان میں کینسر کے واحد معالج ڈاکٹر مہر اللہ ترین کو شہید کیا گیا، ملک دشمن کے عناصر بلوچستان میں ترقی نہیں چاہتے، ملک دشمن عناصر کو کسی صورت بخشا نہیں جائے گا۔

گوٹھ دوران خان کھوسہ میں 7 افراد کا قتل قابل مذمت ہے، سلیم کھوسہ

ملوث ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچا کر نشان عبرت بنانا چاہئے، صوبائی وزیر مواصلات

کوئٹہ (اے پی پی) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے بلوچستان اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر و صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم احمد کھوسہ نے کہا ہے کہ گوٹھ دوران خان کھوسہ میں 7 افراد کا بے دردی سے قتل قابل مذمت ہے، یہ عمل غیر انسانی ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے، اس مکروہ عمل میں ملوث ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے جاری کردہ بیان میں کیا۔میر سلیم احمد کھوسہ نے پولیس اسٹیشن Rd 238 .... بقیہ 51 صفحہ نمبر 7 پر

صحبت پور کے قریب گوٹھ میر دوران خان کھوسہ میں مسلح افراد کی جانب سے غریب بزرگ سمیت اس کے گھر کے معصوم بچوں سمیت 7 افراد کو بے دردی کے ساتھ قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ عمل غیر انسانی ہے ایسے عمل میں ملوث ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچا کر نشان عبرت بنانا چاہئے اس طرح غیر انسانی عمل کی کسی بھی معاشرے میں اجازت نہیں معصوم بچوں اور تنہا لوگوں کو اپنی بربریت کا نشانہ بنانا افسوسناک ہے دریں اثناء بزرگ سیاستدان سردار زادہ میر بہرام خان بلیدی کے انتقال پر انتہاء گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار، ان کی وفات سے علاقے کے عوام ایک اہم قبائلی معتبر سے محروم ہوگئے وہ ایک منجھے ہوئے سینئر سیاستدان تھے انکی سیاسی جدوجہد اور سماجی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے

ڈبل روڈ پر بم دھماکہ بزدلانہ کارروائی، امن دشمن عناصر کی کارستانی ہے، بخت کاکڑ

حکومت وزیر اعلیٰ بلوچستان کی قیادت میں دہشتگردی کے خاتمے کیلئے کوشاں ہے، صوبائی وزیر صحت

بلوچستان ہم سب کا مشترکہ گھر اس کی مضبوطی ہم سب کی ذمہ داری ہے، مذمتی بیان

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے کوئٹہ کے ڈبل روڈ پر ہونے والے بم دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس بزدلانہ کارروائی کو امن دشمن عناصر کی کارستانی قرار دیتے ہیں دہشت گرد کسی رعایت کے مستحق نہیں موجودہ حکومت وزیر اعلیٰ بلوچستان کی قیادت میں دہشتگردی کے خاتمے کیلئے کوشاں ہے اور اس وقت ترقیاتی منصوبوں کا تیزی کے ساتھ آغاز ہو چکا ہے ترقیاتی منصوبے دیکھ کر ملک .... بقیہ 66 صفحہ نمبر 7 پر

دشمن عناصر سازشوں پر اتر آئے ہیں گزشتہ روز بم دھماکے میں شہید ڈاکٹر مہر اللہ کی شہادت انتہائی افسوسناک ہے انسانوں کی قیمتوں جانیں بچانے میں مدد کرنے والا آج خود اس دنیا سے رخصت ہو گیا' اپنے جاری کردہ بیان میں بخت محمد کاکڑ نے کہا کہ دشمن عناصر آئے روز ایک نہ دوسرا مسئلہ کھڑا کر کے قومی شاہراہوں کو بند کرتے ہیں جو حکومتی رٹ کو چیلنج کے مترادف ہے بلکہ ان کا احتجاج غیر اخلاقی اور غیر قانونی ہے بلوچستان ہم سب کا مشترکہ گھر اس کی مضبوطی ہم سب کی ذمہ داری ہے بلوچستان کو ہر صورت میں کامیابی کی راہ پر گامزن کرینگے چاہے اس حوالے سے جتنی بھی سازشیں ہوں لیکن ان سازشوں کا کوئی مقصد نہیں اس سے قبل بھی سازشیں ناکام ہوئی ہیں صوبائی وزیر نے ڈاکٹر مہر اللہ اور دیگر معصوم لوگوں کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر مہر اللہ جیسے فرض شناس افراد قوم کا اثاثہ ہوتے ہیں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی انہوں نے ڈاکٹر مہر اللہ سمیت تمام شہداء کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے درجات کی بلندی اور لواحقین کے صبر جمیل کی دعا کی۔

صحت تعلیم اور روزگار کی فراہمی اولین ترجیح ہے، فیصل جمالی

مسائل کے حل کیلئے اقدامات کر رہے ہیں، صوبائی وزیر کی وفود سے گفتگو

اوستا محمد (آئی این پی) صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان خان جمالی نے کہا ہے کہ عوام کو در پیش مسائل حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں صحت تعلیم اور روزگار کی فراہمی ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہیں صوبائی وزیر نے گوٹھ سردار رستم خان جمالی میں وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حلقہ انتخاب میں ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے جن کی تکمیل سے عوام کو ریلیف ملے گا اس موقع پر لوگوں نے صوبائی وزیر کو مسائل سے آگاہ کیا جس پر انہوں نے حل کی یقین دہانی کرائی۔

MASHRIQ QUETTA

افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی وطن واپسی کیلئے صوبوں کیساتھ مکمل تعاون کیا جائیگا، محسن نقوی

وزیر مملکت طلال چودھری صوبوں کا دورہ کریں گے تاکہ واپسی کے عمل میں پیش آنے والے مسائل کا ازالہ کیا جا سکے

وزیر داخلہ کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی کے اجلاس میں افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی واپسی کیلئے کیے گئے اقدامات سے آگاہ کیا گیا

اسلام آباد (زاہد احمد خان) وزیر داخلہ محسن نقوی کی زیر صدارت افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی واپسی کے حوالے سے اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا، افغان سیٹزن کارڈ ہولڈرز کی وطن واپسی کے سلسلے میں لیے گئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا، اجلاس میں وزیر مملکت برائے داخلہ طلال چوہدری، وفاقی سیکریٹری داخلہ، سیکریٹری کشمیر افیئرز و سیفران، تمام صوبوں کے چیف سیکریٹریز، آئی جیز، ڈی جی ایف آئی اے، آئی جی .... بقیہ 47 صفحہ نمبر 7 پر

اسلام آباد پولیس، ڈی سی اسلام آباد، کوآرڈینیٹر نیشنل ایکشن پلان، وزارت خارجہ، وزارت قانون اور سیکیورٹی اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی، چیف سیکرٹریز اور آئی جیز نے افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی واپسی کیلئے کیے گئے اقدامات سے آگاہ کیا، محسن نقوی نے کہا غیر قانونی غیر ملکیوں کی وطن واپسی کا پروگرام (IFRP) 1 نومبر 2023 سے جاری ہے، دوسرے مرحلے میں افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کو 31 مارچ تک رضا کارانہ طور پر پاکستان چھوڑنے کی ڈیڈ لائن دی گئی، وفاق، صوبائی حکومتوں کے مابین افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی واپسی پر عمل درآمد کے حوالے سے مسلسل رابطہ ہے، واپسی کے عمل میں صوبائی حکومتوں کو وفاق کی جانب سے ہر ممکن تعاون فراہم کیا جائے گا، وزیر مملکت طلال چودھری صوبوں کا دورہ کریں گے تاکہ واپسی کے عمل میں پیش آنے والے مسائل کا ازالہ کیا جا سکے۔

پولیس اہلکاروں اور بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا افسوسناک ہے، سلیم کھوسہ

دہشت گردی کی یہ گھناؤنی کوشش خطے کے امن و استحکام کو سبوتاژ کرنے کی سازش ہے، صوبائی وزیر، پارلیمانی لیڈر

بلوچستان کے عوام ہمیشہ سے امن اور بھائی چارے کے داعی رہے ہیں، ملک دشمن عناصر کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا

نصیر آباد (نامہ نگار) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر اور صوبائی وزیر میر سلیم احمد کھوسہ نے کوئٹہ میں پولیس موبائل پر ہونے والے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ماہ مقدس اور عید الفطر کے موقع پر پولیس اہلکاروں اور بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ بلوچستان میں جاری دہشت گردی کی کارروائیاں گھناؤنی اور بزدلانہ ہیں، بے گناہ شہریوں اور مسافروں کو نشانہ بنانا ناقابل معافی جرم ہے ایسے عناصر ملک میں بدامنی پھیلانے کی مذموم سازش کر رہے ہیں جنہیں کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا میر سلیم احمد کھوسہ نے جاں بحق افراد کے لواحقین سے دلی تعزیت اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اور سیکیورٹی ادارے عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہے ہیں اور دہشت گردی میں ملوث عناصر کو جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا سلیم خان کھوسہ نے مزید کہا کہ بلوچستان کے عوام ہمیشہ سے امن اور بھائی چارے کے داعی رہے ہیں مگر دہشت گردی کی یہ گھناؤنی کوشش خطے کے امن و استحکام کو سبوتاژ کرنے کی سازش ہے انہوں نے مزید کہا کہ دشمن قوتیں ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی ناکام کوششیں کر رہی ہیں لیکن بلوچستان کے بہادر عوام اور سیکیورٹی ادارے ان سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے پرعزم ہیں میر سلیم احمد کھوسہ نے مزید کہا کہ سیکیورٹی فورسز اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر ملک دشمن عناصر کے خلاف برسر پیکار ہیں اور کسی بھی قیمت پر دہشت گردوں کو ان کے عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2 Dated: 29 MAR 2025 Page No. 9

دہشتگردی کیخلاف دوٹوک موقف

صوبائی وزراء حکومتی ترجمان

لسانیت کے نام پر قتل کرنیوالوں کیخلاف سخت کارروائی ہوگی

حالیہ دہشت گردی ملک دشمن عناصر کی منظم سازش، حکومت معاملے پر مکمل سنجیدگی کیساتھ کام کر رہی ہے، ظہور بلیدی، شعیب نوشیروانی، شاہد رند کی پریس کانفرنس

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی وزراء اور حکومتی ترجمان نے بلوچستان میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی مذمت کرتے ہوئے اسے ملک دشمن عناصر کی منظم سازش قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ پاکستان کے خلاف ہونے والی تمام تر سازشوں کو ناکام بناتے ہوئے دہشت گردوں سے سختی سے نمٹا جائے گا ان خیالات کا اظہار صوبائی وزیر ترقیات ومنصوبہ بندی میر ظہور بلیدی' وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی اور حکومتی ترجمان شاہد رند نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا۔ میر ظہور بلیدی نے کہا کہ جعفر ایکسپریس حملے میں بے گناہ مسافروں کو یرغمال بنایا گیا اور انہیں ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا گوادر میں مسافر بس سے معصوم شہریوں کو اتار کر شہید کرنے کے واقعات انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہیں، انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز کے دھماکے میں معروف ڈاکٹر مہراللہ ترین کو نشانہ بنایا گیا جو ایک پروفیشنل اور عوامی خدمت کے جذبے سے سرشار شخصیت تھے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے اور حکومت اس معاملے پر مکمل سنجیدگی کے ساتھ کام کر رہی ہے ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان کی ترقی دشمن عناصر کو برداشت نہیں، مگر ان عناصر کو کسی بھی صورت بخشا نہیں جائے گا میر شعیب نوشیروانی نے کہا کہ بلوچستان کو اس وقت دہشت گردی کی ایک نئی لہر کا سامنا ہے لیکن حکومت شہریوں کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ بلوچستان میں بعض علاقوں میں محرومیاں اور بیڈ گورننس کے مسائل موجود ہیں لیکن حکومت ان معاملات کے حل کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے ان کے مطابق گورننس اور امن و امان کی بہتری کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند نے کہا کہ صوبائی حکومت ڈائیلاگ کے ذریعے مسائل حل کرنے پر سنجیدہ ہے اس ضمن میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اپوزیشن کو بھی مذاکرات کے ذریعے مسائل کے حل کی پیشکش کی ہے شاہد رند نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف حکومت بلوچستان کا واضح اور دوٹوک موقف ہے لسانیت اور شناخت کے نام پر قتل کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

آسٹریلوی حکومت کا بلوچستان میں مائننگ کے شعبے میں اظہار دلچسپی

وفاقی وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ سے آسٹریلین ہائی کمشنر نیل ہاکنز کی ملاقات، جعفر ایکسپریس کے حالیہ واقعے پر افسوس

اسلام آباد (خبر نگار) آسٹریلوی حکومت کا بلوچستان میں مائننگ کے شعبے میں اظہار دلچسپی، وفاقی وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ سے آسٹریلین ہائی کمشنر نیل ہاکنز نے ملاقات کے موقع پر جعفر ایکسپریس واقعے پر افسوس کا ظہار بھی کیا، ہائی کمشنر نیل ہاکنز نے کہا ہے کہ آسٹریلوی حکومت بلوچستان میں مائننگ کے شعبے میں دلچسپی رکھتی ہے اور اس حوالے سے منعقدہ منرلز کانفرنس میں شرکت کی خواہاں ہے، وزیر قانون نے یقین دلایا کہ وفاقی حکومت اس شعبے میں سرمایہ کاری اور ترقی کیلئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے، معیشت کو مستحکم بنانا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔۔ ملاقات میں دوطرفہ تعلقات، باہمی دلچسپی کے امور اور سیکورٹی صورتحال، انسانی حقوق اور ان کے تحفظ کے حوالے سے بھی تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ آسٹریلین ہائی کمشنر نے وزیر قانون کی بطور وزیر انسانی حقوق کی کاوشوں کو سراہا اور قومی کمیشن انسانی حقوق کے حوالے سے پیشرفت کا خیر مقدم کیا۔ ملاقات میں قانونی معاملات پر بھی بات چیت کی گئی، دوطرفہ تعاون کے امکانات اور عدالتی نظام کے حوالے سے اقدامات پر غور کیا گیا۔

اہلکار عیدالفطر پر کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار رہیں، کمانڈنٹ بی سی

آغا محمد یوسف کی زیر صدارت اجلاس، عوام کی جان و مال اور سرکاری املاک کی حفاظت یقینی بنانے کی ہدایت

کوئٹہ (خ ن) ایڈیشنل IGP کمانڈنٹ بلوچستان کانسٹیبلری آغا محمد یوسف کے زیر صدارت اجلاس ہوا۔ جس میں ڈپٹی کمانڈنٹ بلوچستان کانسٹیبلری، SSP ہیڈ کوارٹرز، زونل کمانڈر IV اور A.D اسد اللہ BC ہیڈ آفس کوئٹہ اور دوسرے آؤٹ زونز کے زونل کمانڈرز نے بذریعہ ویڈیو لنک شرکت کی۔ ایڈیشنل IGP / کمانڈنٹ بلوچستان کانسٹیبلری آغا محمد یوسف نے زونل کمانڈرز کو کہا کہ عیدالفطر اور دیگر مذہبی تہواروں کے دوران امن و امان کی صورتحال برقرار رکھنے اور عوام کی جان و مال اور سرکاری املاک کی حفاظت یقینی بنانے کے لئے تمام متعلقہ آفیسران کو سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں اس وقت بلوچستان میں تخریب کاری، دہشت گردی عروج پر ہے۔ ایسی صورتحال میں فورس کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ فورسز کے تمام ممبرز انتہائی جانفشانی سے اپنی ذمہ داری پوری کر کے ملک و قوم کے ساتھ مخلصی کا ثبوت پیش کریں۔ انہوں نے زونل کمانڈرز کو ہدایت کی کہ اپنے زیر کمان اہلکاران کو ہمہ وقت تیار رکھیں کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹنے کے لئے سائرن بجنے پر موومنٹ کو یقینی بنائیں اور اپنے ہیڈ کوارٹرز کی سیکورٹی پر خصوصی توجہ دیں۔

ایس بی کے شارٹ لسٹڈ امیدواروں پر کوئٹہ ڈویژن میں 240 اعتراضات موصول

میرٹ اور شفافیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، ڈائریکٹر اسکولز کی زیر صدارت اجلاس

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور چیف سیکرٹری شکیل قادر خان کے احکامات کی روشنی میں کمشنر کوئٹہ ڈویژن حمزہ شفقات کی ہدایت پر بدھ کو ڈویژنل ڈائریکٹر سکولز کوئٹہ ڈویژن سید عارف شاہ کی زیر صدارت سی، آر، سی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں سردار بہادر خان وومن یونیورسٹی میں تعیناتی کے لیے شارٹ لسٹڈ امیدواران پر اٹھائے گئے اعتراضات کو جلد از جلد نمٹانے اور متاثر سائلین کو درپیش تحفظات و مشکلات کا بروقت ازالہ کرنے پر غور و خوض کیا گیا جبکہ کوئٹہ ڈویژن کے چار اضلاع چمن، قلعہ عبداللہ، پشین اور ضلع کوئٹہ سے تقریباً 240 سے زائد امیدواروں کی جانب سے موصول شدہ اعتراضات نمٹانے کا ہدف مقرر کیا گیا اور مختلف تجاویز زیر غور آئے، ان میں ضلع کوئٹہ کے 80، ضلع پشین سے 150 اور ضلع قلعہ عبداللہ سے 6 جبکہ ضلع چمن سے 7 اعتراضات کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، اجلاس کے دوران اس ضمن میں تمام اضلاع کے ضلعی ایجوکیشن آفسران سے ٹیلی فونک روابط بھی قائم کیے گئے اور انہیں اس بابت متعلقہ کمیٹی کو اپنے اپنے اضلاع میں یونین کونسل کی سطح پر تفصیلات و دیگر معلومات کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی، اجلاس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے ڈویژنل ڈائریکٹر سید عارف شاہ نے کہا کہ اساتذہ کی تعیناتی میں میرٹ اور شفافیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈویژن ڈائریکٹر عبدالمالک، ڈپٹی ڈویژنل ڈائریکٹر (ایڈمن) علی احمد خان خلجی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر کوئٹہ ڈویژن ڈاکٹر محمد ہاشم خان سمیت سی، آر، سی کے دیگر ممبران نے شرکت کی۔

ڈی سی کی زیر صدارت اجلاس، افغان مہاجرین کی باعزت واپسی یقینی بنانے کے عمل کا جائزہ

ادارے آپس میں مکمل ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں تاکہ وطن واپسی کا عمل شفاف اور موثر طریقے سے مکمل ہو، سعد بن اسد

کوئٹہ (خ ن) افغان مہاجرین کے باعزت وطن واپسی کے حوالے سے اہم اجلاس ڈپٹی کمشنر کوئٹہ لیفٹیننٹ (ر) سعد بن اسد کی زیر صدارت ہوا جس میں افغان مہاجرین کی 31 مارچ 2025 کو وطن واپسی کے حوالے سے ایک اہم فیصلے ہوئے اجلاس میں تمام متعلقہ محکموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں افغان مہاجرین کی محفوظ اور باعزت واپسی کے عمل کو یقینی بنانے کے لیے مختلف امور کا جائزہ لیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ تمام متعلقہ ادارے آپس میں مکمل ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں تاکہ وطن واپسی کا عمل شفاف اور مؤثر طریقے سے مکمل ہو۔ اجلاس میں افغان مہاجرین کی واپسی کے لیے سہولت مراکز قائم کرنا۔ واپسی کے عمل کے دوران سیکیورٹی اور طبی سہولیات کی فراہمی، رجسٹریشن کا عمل مکمل کرنے اور ضروری دستاویزات کی تصدیق اور مہاجرین کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنا کے بارے میں بریفنگ دی گئی ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ حکومت افغان مہاجرین کی وقار کے ساتھ واپسی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے اور اس سلسلے میں تمام اقدامات کو بروقت مکمل کیا جائے گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 29 MAR 2025 Page No. 10

کوئٹہ سے 17 روز بعد جعفر ایکسپریس 400 مسافروں کو لیکر روانہ

ٹرین کی سیکورٹی کیلئے فول پروف انتظامات

ٹرین کو 11 کو مارچ کو دہشت گردوں نے ضلع کچھی میں حملے کا نشانہ بنایا تھا، قومی اسمبلی کے رکن جمال شاہ کاکڑ نے مسافروں کو رخصت کیا

پشاور سے جمعرات کی صبح روانہ ہونے والی جعفر ایکسپریس ڈھائی گھنٹے کی تاخیر سے جمعہ کی رات 3 سو سے زائد مسافروں کو لیکر کوئٹہ پہنچ گئی

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) کوئٹہ سے 17 روز بعد جعفر ایکسپریس 400 مسافروں کو لیکر روانہ بلوچستان کے دارالخلافہ کوئٹہ ...... بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر

سے جعفر ایکسپریس 400 سے زائد مسافروں کو لے کر روانہ ہو گئی۔ 11 مارچ کو دہشت گرد حملے کے بعد سے اندرون ملک کے لیے کوئٹہ سے پہلی ٹرین روانہ ہوئی ہے۔ جعفر ایکسپریس کوئٹہ ریلوے اسٹیشن سے 9 بجے پشاور کے لیے روانہ ہوئی۔ اس موقع پر قومی اسمبلی کے رکن جمال شاہ کاکڑ نے مسافروں کو رخصت کیا اور کہا کہ وزیرِ اعظم شہباز شریف اور وزیرِ ریلوے حنیف عباسی کا بہت مشکور ہوں۔ جمال شاہ کاکڑ نے کہا کہ جعفر ایکسپریس آج دوبارہ روانہ ہو رہی ہے، مسافروں کے لیے آسانیاں پیدا ہوں گی۔ ڈی ایس ریلویز کا کہنا ہے کہ ٹرین کی سیکیورٹی کے لیے فول پروف انتظامات کیے گئے ہیں، یاد رہے کہ جعفر ایکسپریس کو ضلع کچھی کے علاقے میں دہشت گردوں نے حملے کا نشانہ بنایا تھا۔ دریں اثنا جعفر ایکسپریس ٹرین پشاور سے 3 سو سے زائد مسافروں کو لیکر جمعہ کی شب کوئٹہ پہنچ گئی ریلوے اسٹیشن پر ڈی ایس ریلوے کوئٹہ عمران حیات نے مسافروں کا استقبال کیا ٹرین سروس بحال ہونے کے بعد جعفر ایکسپریس گذشتہ روز پشاور سے روانہ ہوئی تھی پشاور سے جمعرات کی صبح روانہ ہونے والی جعفر ایکسپریس ڈھائی گھنٹے کی تاخیر سے جمعہ کی رات 3 سو سے زائد مسافروں کو لیکر کوئٹہ پہنچی جعفر ایکسپریس تقریباً 17 روز کے تعطل کے بعد کوئٹہ پہنچی ہے یاد رہے کہ 11 مارچ کو کچھی کے علاقے مشکاف کے قریب جعفر ایکسپریس دہشت گردانہ حملے کی وجہ سے ٹرین سروس معطل تھی کوئٹہ پہنچنے پر مسافروں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ بلوچستان سے ٹرین کی بحالی پر خوشی ہے ٹرین کی بحالی سے اندورن ملک سے سفر کا مسئلہ آسان ہوگیا ہے ریلوے کو اندورن ملک کے لئے مزید ٹرینیں بھی چلانی چاہیں تا کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ بہتر اور محفوظ سفر سہولیات میسر آسکیں۔

بلوچستان کے 100 بچے ایس پی ایس میں تعلیم حاصل کریں گے

وزیر اعلی کے وژن اور بیف کے سی ای او کی کاوش سے میرٹ پر مبنی عمل ممکن ہوا

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان کے بچوں کا روشن مستقبل وزیر اعلی میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں ایک انقلابی قدم بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار 100 سے زائد ہونہار طلبہ، جو ہمارے غریب ترین اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں، صادق پبلک اسکول جیسے معیاری تعلیمی ادارے میں اپنی تعلیم حاصل کریں گے۔ یہ ایک خواب تھا، جو حقیقت میں ڈھل چکا ہے! وزیر اعلی بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن اور (BEEF) کے سی ای او (CEO) محمد زکریا نورزئی .... بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 پر

کی انتھک محنت سے ایک ایسا شفاف اور میرٹ پر مبنی عمل ممکن ہوا، جس نے بلوچستان کے باصلاحیت بچوں کو ایک سنہری موقع فراہم کیا ہے۔ صادق پبلک اسکول ایک خواب، ایک حقیقت یہ صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں، بلکہ کردار سازی اور بہترین تربیت کی وہ نرسری ہے، جہاں سے پاکستان کے مستقبل کے رہنما، سائنسدان، اسکالرز اور ماہرین نکلیں گے۔ ایک ایسا ادارہ جہاں معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی شخصیت اور اعتماد کو نکھارا جاتا ہے۔ بی ای ای ایف نے وزیر اعلی کے وژن کو قلیل عرصے میں عملی جامہ پہنایا اور بلوچستان کے بچوں کو وہ موقع دیا، جو ماضی میں صرف چند مخصوص طبقوں کو حاصل تھا۔ آج، بلوچستان کے بچے بھی صادق پبلک اسکول میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے کے لیے تیار ہیں۔ تمام کامیاب طلبہ اور ان کے والدین کو دلی مبارکباد ! یہ سفر بلوچستان کے روشن مستقبل کی جانب ایک اہم سنگ میل ہے میرٹ لسٹ دیکھنے کے لیے صادق پبلک اسکول کی ویب سائٹ وزٹ کریں یا نیچے دیے گئے لنک پر کلک کریں نتائج دیکھنے کے لیے صادق پبلک اسکول کی آفیشل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

بولان، شام 5 سے صبح 5 بجے تک گاڑیوں کے داخلے پر پابندی

پبلک، پرائیویٹ ٹرانسپورٹ نیز تمام چھوٹی بڑی گاڑیوں کا داخلہ تاحکم ثانی بند

محکمہ داخلہ بلوچستان کے احکامات کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر کچھی نے اعلامیہ جاری کر دیا

کوئٹہ (این این آئی) ڈپٹی کمشنر کچھی نے بولان کی حدود میں شام 5 بجے سے صبح 5 بجے تک گاڑیوں کے داخلے پر پابندی عائد کردی۔ یہاں جاری ہونے والے ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ محکمہ داخلہ بلوچستان کے احکامات کی روشنی اور موجودہ حالات کے پیش نظر عوام الناس و ٹرانسپورٹرز کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آج (28 مارچ) سے تاحکم ثانی ضلع کچھی بولان کی حدود میں ہر قسم کی پبلک، پرائیویٹ ٹرانسپورٹ نیز تمام چھوٹی بڑی گاڑیوں کا شام 5 بجے سے صبح 5 بجے تک داخلہ ممنوع ہوگا مذکورہ اوقات میں بی سے بطرف کوئٹہ جانے والی ٹریفک کو ناڑی بینک .... بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 پر

ضلع بی کی حدود میں جبکہ کوئٹہ سے بی جانے والی ٹریفک کو کولپور کے مقام پر روک دیا جائے گا۔

JANG QUETTA

شجاع الدین کاسی وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے عارضی رکن تعینات

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) چیف سیکرٹری شکیل قادر خان نے آئی جی جیل خانہ جات بلوچستان شجاع الدین کاسی کا تبادلہ کر کے انہیں وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کا عارضی رکن تعینات کر دیا ہے جبکہ ڈی آئی جی ضیاء اللہ ترین کو آئی جی جیل خانہ جات کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 29 MAR 2025

Page No. 11

افغان شہری واپسی؛ وفاق اور صوبوں کا رابطہ؛ وزیراعلیٰ KP کی تجویز پر کمیٹی قائم

وزیر مملکت داخلہ طلال چوہدری کو اہم ذمے داری سونپ دی گئی، واپسی کے انتظامات مکمل، ہولڈنگ سینٹر بنادیے گئے

اسلام آباد (طاہر خلیل) افغان شہری واپسی؛ وفاق اور صوبوں کا رابطہ؛ وزیراعلیٰ KP کی تجویز پر کمیٹی قائم، وزیر مملکت داخلہ طلال چوہدری کو اہم ذمے داری سونپ دی گئی، واپسی کے انتظامات مکمل، ہولڈنگ سینٹر بنادیے گئے، وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کی زیر صدارت افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی واپسی کے حوالے سے اعلیٰ سطح کا اجلاس منعقد ہوا جس میں غیر قانونی غیرملکیوں کی وطن واپسی کے پروگرام (IFRP) کے تحت جاری اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ یہ پروگرام نومبر 2023 سے جاری ہے، اس کے دوسرے مرحلے میں افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کو 31 مارچ تک پاکستان رضاکارانہ طور پر چھوڑنے کی ڈیڈلائن دی گئی۔ ڈیڈلائن ختم ہونے میں 2 دن رہ گئے، اس حوالے سے وفاق اور صوبائی حکومتوں کے درمیان افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی واپسی کے حوالے سے مسلسل رابطہ ہے اور صوبائی حکومتوں کو اس ضمن میں وفاق کی جانب سے ہر ممکن تعاون فراہم کیا جائے گا جبکہ وزیراعلیٰ کے پی کے کی تجاویز پر کمیٹی قائم کردی گئی۔ وزیر مملکت داخلہ طلال چوہدری صوبوں کا دورہ کریں گے تاکہ واپسی کے عمل میں پیش آنے والے مسائل کا ازالہ کیا جاسکے۔ وزیر داخلہ محسن نقوی نے غیرملکیوں سے اچھے برتاؤ کی ہدایت کی۔ اجلاس میں وزیر مملکت داخلہ طلال چوہدری، وفاقی سیکرٹری داخلہ، سیکرٹری کشمیر افیئرز و سیفران، تمام صوبوں کے چیف سیکرٹریز، آئی جیز، ڈی جی ایف آئی اے، آئی جی اسلام آباد پولیس، ڈی سی اسلام آباد، کوآرڈینیٹر نیشنل ایکشن پلان، وزارت خارجہ، وزارت قانون اور سکیورٹی اداروں کے نمائندے شریک ہوئے۔ اجلاس میں بریفنگ دی گئی کہ افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی واپسی کے تمام انتظامات مکمل کرلیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں گھر گھر جاکر آگاہی مہم چلائی جارہی ہے۔ افغان سٹیزن کارڈ ہولڈرز کی میپنگ کا کام بھی مکمل کیا جاچکا ہے جبکہ واپس جانے والوں کے لیے ہولڈنگ سینٹرز قائم کردیے گئے جہاں خوراک اور صحت کی سہولیات کے بھی انتظامات کیے گئے ہیں۔

MASHRIQ QUETTA

افغان مہاجرین کی باوقار واپسی کیلئے پرعزم ہیں، ڈی سی کوئٹہ

ادارے ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں تاکہ واپسی کا عمل مؤثر طریقے سے مکمل ہو

کوئٹہ (غ ن) افغان مہاجرین کے باعزت وطن واپسی کے حوالے سے اہم اجلاس ڈپٹی کمشنر کوئٹہ لیفٹیننٹ (ر) سعد بن اسد کی زیر صدارت ہوا جس میں افغان مہاجرین کی 31 مارچ 2025 کو وطن واپسی کے حوالے سے ایک اہم فیصلے ہوئے اجلاس میں تمام متعلقہ محکموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں افغان مہاجرین کی محفوظ اور باعزت واپسی کے عمل کو یقینی بنانے کے لیے مختلف امور کا جائزہ لیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ تمام متعلقہ .... بقیہ 44 صفحہ نمبر 7 پر

ادارے آپس میں مکمل ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں تاکہ وطن واپسی کا عمل شفاف اور مؤثر طریقے سے مکمل ہو۔ اجلاس میں افغان مہاجرین کی واپسی کے لیے سہولت مراکز قائم کرنا۔ واپسی کے عمل کے دوران سکیورٹی اور طبی سہولیات کی فراہمی، رجسٹریشن کا عمل مکمل کرنے اور ضروری دستاویزات کی تصدیق اور مہاجرین کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنا کے بارے میں بریفنگ دی گئی ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ حکومت افغان مہاجرین کی وقار کے ساتھ واپسی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے اور اس سلسلے میں تمام اقدامات کو بروقت مکمل کیا جائے گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 3

Dated 29 MAR 2025

Page No. 12

مہنگائی، بیروزگاری پر قابو نہ پانے کی صورت میں حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں، پشتونخوا میپ

فارم 47 کی حکومت دہشتگردی پر کنٹرول کرنے میں ناکام، عوام کی حقیقی سیاسی جمہوری پارٹیاں ہی مسائل کے حل کا ادراک رکھتی ہیں، حامد خان اچکزئی

دہشتگردی سے نجات کی راہ نام نہاد آپریشن نہیں، قوموں کے حقوق پر ان کے واک واختیار کو تسلیم کرنے سے ممکن ہے، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے مرکزی سیکرٹری ڈاکٹر حامد خان اچکزئی نے پارٹی ضلع کوئٹہ کے ضلع کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہشتگردی سے نجات کی راہ نام نہاد آپریشن نہیں بلکہ قوموں کے حقوق پر ان کے بچوں کے واک واختیار کو تسلیم کرنے سے ممکن ہے پشتونخوا وطن میں نام نہاد آپریشن کے ذریعے پشتون نسل کشی وطن کی بربادی کی اجازت کسی کو نہیں دی جاسکتی پہلے .... بقیہ 78 صفحہ نمبر 7 پر

ہی پشتون عوام کے روزگار، ذریعہ معاش پر ناروا قدغن کے ذریعے ان کا معاشی قتل عام کا منصوبہ جاری رکھا گیا ہے ڈیورنڈ خط پر تجارت پر پابندی نے نہ صرف چمن بلکہ جنوبی پشتونخوا کے ہزاروں خاندانوں کو متاثر کیا ہے پشتونخوا وطن بالخصوص جنوبی پشتونخوا کے اضلاع میں دہشتگردی، بدامنی، لاقانیت، اغواء برائے تاوان، منشیات فروشی کے اڈوں کے قیام، چوری، ڈکیتی کی وارداتیں، سٹریٹ کرائمز، قتل وغارت گری اور دیگر جرائم کے بڑھتے واقعات تشویشناک ہیں انہوں نے کہا کہ بدترین مہنگائی، سخت ترین بیروزگاری کے باعث غربت اور بدامنی بڑھتی جاری ہے۔ مہنگائی اور بیروزگاری کی صورتحال پر قابو نہیں پایا گیا تو حالات مزید خراب ہوسکتے ہیں

امن وامان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 4

Dated: 29 MAR 2025 Page No. 13

دالبندین: 2زخمی ڈاکوؤں سمیت 5ملزمان گرفتار، اسلحہ برآمد

ملزمان نے لگ آپ کے مقام پر گاڑی پر فائرنگ کی، لیویز کی بروقت کارروائی

دالبندین (نامہ نگار) دالبندین کے علاقے لگ آپ میں جمعہ کی صبح نامعلوم افراد نے گاڑی کولوٹنے کیلئے سواروں پر فائرنگ کردی جس پر خزانگی چیک پوسٹ کے اہلکاروں نے ڈاکوؤں کا تعاقب کرکے انہیں کلی الانگی کے مقام پر گھیرے میں لے لیا اور فائرنگ تبادلے کے بعد پانچ ڈاکوؤں کوگرفتار کرلیا جن میں دوڈاکوزخمی تھے لیویز نے ملزمان سے ملنے والا اسلحہ اورواردات میں استعمال ہونے والی گاڑیاں بھی قبضے میں لے لیں ڈپٹی کمشنر چاغی عطاء المنعم کے مطابق کامیاب کارروائی میں اے سی دالبندین، لیویز کی کوئیک ری ایکشن فورس اور لیویز کی دوگشتی ٹیموں نے حصہ لیا۔

صحبت پور: پولیس انسپکٹر سمیت 5 افراد کیخلاف کاشتکار کے گھر پر حملے کا مقدمہ درج

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) صحبت پور میں نامعلوم افراد نے کاشتکار کے گھر پر حملہ کے الزام میں انسپکٹر پولیس آفیسر سمیت پانچ افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔ گھر پر حملے کا مقدمہ مقتول کے بھائی کی مدعیت میں سی ٹی ڈی نصیرآباد نے درج کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز نامعلوم افراد نے گھر میں گھس کر میاں بیوی کوقتل کرنے کے بعد گھر کوآگ لگادی تھی جس کے نتیجے میں گھر میں موجود پانچ بچے بھی جھلس کر جاں بحق ہوگئے تھے۔

گوادر، سڑک کنارے بم دھماکہ، راہگیر شہید، 6اہلکار زخمی

پدی زر میں دھماکہ ریموٹ کنٹرول کے ذریعے کیا گیا، علاقے میں سیکورٹی فورسز کے سرچ آپریشن کا آغاز

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) گوادر کے علاقے پدی زر میں سڑک کنارے نصب بم دھماکے میں ایک راہگیر شہید جبکہ چھ اہلکار زخمی ہوگئے، دھماکے سے سیکورٹی فورسز کی گاڑی تباہ ہوگئی، سیکورٹی ذرائع کے مطابق نامعلوم دہشتگردوں نے سیکورٹی فورسز کونشانہ بنانے کیلئے گوادر کے علاقے پدی زر میں سڑک کنارے ریموٹ کنٹرول بم نصب کیا تھا جمعہ کی شب سیکورٹی اہلکار گاڑیوں میں معمول کی گشت کررہے تھے وہ جیسے ہی پدی زر کے مقام پر پہنچے بم زوردار دھماکہ سے پھٹ گیا جس کی آواز دوردور تک سنی گئی، دھماکے کے نتیجے میں ایک راہگیر موقع پر شہید جبکہ چھ اہلکار شدید زخمی ہوگئے، اطلاع ملنے پر سیکورٹی فورسز، سی ٹی ڈی اور بم ڈسپوزل اسکوارڈ کی بھاری نفری نے موقع پر پہنچ کو علاقے کوگھیرے میں لیکر نعشوں اورزخمیوں کوہسپتال منتقل کیا جبکہ سیکورٹی فورسز نے علاقے میں سرچ آپریشن شروع کردیا ہے۔

چاغی سے کروڑوں کی منشیات برآمد 2اسمگلر گرفتار

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) اے این ایف نے مستونگ کے علاقے دشت کے پہاڑ میں چھپائی گئی 105 کلو چرس برآمد کرلی تاہم کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی دوسری کارروائی ذاکر کیمپ چاغی کے غیر آباد علاقے میں کی گئی جہاں ایک کمپائنڈ میں چھپائی گی 2311 کلو چرس اور 66 کلو افیون برآمد کرکے دو اسمگلروں کوگرفتار کرلیا منشیات کی مالیت 21 کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔

ژوب میں جھگڑے کے دوران نوجوان قتل، بھائی زخمی

ژوب (نامہ نگار) کلی حسن زئی کے علاقے میں لڑائی کے دوران تیز دھار آلے کے وار سے نوجوان حمزہ مندوخیل جاں بحق جبکہ اسکا بھائی سکندر خان زخمی ہوگیا، پولیس نے موقع پر پہنچ کر واقعے کی تفتیش اور ملزمان کی تلاش شروع کردی۔

ڈیرہ مراد اور سنی میں دو افراد قتل

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی اور سنی میں دو مختلف واقعات میں دو افراد کوقتل کردیا گیا۔ پولیس کے مطابق صدر پولیس تھانے کی حدود محبت شاخ گوٹھ حاجی شریف ہجوانی میں رشتے کے تنازعہ پر مسلح افراد نے فائرنگ کرکے مولاداد ولد موٹن خان ہجوانی کوقتل کرکے فرار ہوگئے جبکہ کچھی سنی میں جتوء قبائل کے درمیاں فائرنگ میں ایک نوجوان شرقدین ولد محمد قاسم جتوئی ہلاک ہوگئے۔

جھل مگسی: فائرنگ سے اسکول ٹیچر جاں بحق

گنداواہ (نامہ نگار) جھل مگسی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے میاں بخش ولد محمد عمر چانڈرامہ نامی شخص جاں بحق ہوگیا مقتول اسکول ٹیچر چھٹی کے بعد واپس گھر جارہا تھا کہ پرانی دشمنی کی بھینٹ چڑھ گیا لیویز نے لاش لواحقین کے حوالے کردی۔

کچھی کے علاقے میں ایک شخص قتل

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) کچھی کے علاقے میں مسلح افراد نے فائرنگ کرکے ایک شخص کوقتل کردیا۔ لیویز کے مطابق کچھی کے علاقے لیویز تھانہ سنی کی حدود میں پرانی دشمنی کی بنا پر مسلح افراد نے فائرنگ کرکے ایک شخص کوقتل کردیا۔

پشین، دوگروپوں میں تصادم ایک شخص جاں بحق 4زخمی

پشین (نامہ نگار) پشین کے تجارتی مرکز ٹک ٹاک اڈہ میں دوگروپوں کے درمیان فائرنگ کے نتیجے ایک شخص جاں بحق اور چار افراد زخمی ہوگئے واقعہ کے بعد ملزمان فرار ہوگئے جاں بحق شخص کی شناخت نجیب اللہ ولد ملنگ کے نام سے ہوئی۔

تربت: کیچ ندی سے ایک شخص کی لاش برآمد

تربت (نامہ نگار) کیچ ندی سے ایک شخص کی لاش برآمد ہوئی، جس کی شناخت سری کہن چلو کے رہائشی انس برکت بلیدی کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس نے لاش کوضابطے کی کارروائی کے بعد ورثا کے حوالے کردیا گیا ہے۔ دوسری جانب، بلوچ یکجہتی کمیٹی کا کہنا ہے کہ انس برکت بلیدی، جو مسجد کے پیش امام ملا برکت اللہ کے بیٹے تھے، لاپتہ افراد میں شامل تھے۔ تنظیم کے مطابق انہیں کچھ عرصہ قبل گھر کے سامنے سے اغوا کیا گیا تھا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 5 Dated 29 MAR 2025 Page No. 16

عیدالفطر پر سزاؤں میں کمی، بلوچستان کا کوئی قیدی شامل نہیں

صدر پاکستان آصف علی زرداری نے وزیراعظم میاں شہباز شریف کی تجویز پر عیدالفطر کے موقع پر ملک بھر کی جیلوں میں قیدیوں کی سزا میں کمی کے احکامات جاری کیے

1606 قیدیوں کو ریلیف دیا گیا اور 183 قیدیوں کو رہا کر دیا گیا، تاہم اس پالیسی میں بلوچستان کے قیدیوں کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا گیا

کوئٹہ (یو این اے) صدر پاکستان آصف علی زرداری نے وزیراعظم میاں شہباز شریف کی تجویز پر عید الفطر کے موقع پر ملک بھر کی جیلوں میں قیدیوں کی سزا میں کمی کے احکامات جاری کیے، جس کے تحت 1606 قیدیوں کو ریلیف دیا گیا اور 183 قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔ تاہم، اس پالیسی میں بلوچستان کے قیدیوں کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا گیا، جس پر صوبے میں شدید مایوسی اور ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق وزیراعظم ہاس کی جانب سے صدر پاکستان کو ارسال کی گئی فہرست میں بلوچستان کے کسی بھی قیدی کا نام شامل نہیں تھا، جس کے باعث صوبے کے قیدی اس رعایت سے محروم رہے۔

بقیہ نمبر22 صفحہ 5 پر

بلوچستان کی حکومت، عوام اور قیدیوں کے اہل خانہ نے اس فیصلے پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے وفاق کا امتیازی سلوک قرار دیا ہے۔ سیاسی و سماجی حلقوں نے اس ناانصافی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دیگر صوبوں کے قیدیوں کو سزا میں کمی اور رہائی کا موقع ملا، مگر بلوچستان کے قیدیوں کو محروم رکھا گیا، جو کہ وفاق اور صوبے کے درمیان عدم توازن کی واضح مثال ہے۔ بلوچستان کے عوام نے صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملے کا فوری نوٹس لیں اور بلوچستان کے قیدیوں کو بھی اس رعایت میں شامل کریں تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔

قلات میں موبائل انٹرنیٹ سروس معطل، صارفین مشکلات سے دوچار

تاجر برادری، طلباء اور صحافیوں کو بھی شدید پریشانی کا سامنا، بندش کی وجہ معلوم نہ ہوسکی

قلات (یو این اے) قلات میں موبائل انٹرنیٹ سروس معطل، جبکہ بروز جمعہ کو تمام موبائل سگنلز بھی مکمل منقطع کر دی گئی، عام صارفین طلبا و کاروباری حضرات و صحافیوں کو شدید مشکلات کا سامنا، موبائل انٹرنیٹ سروس کی بندش کی وجہ تا حال معلوم نہ ہوسکی، تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے ضلع قلات میں جمعرات کے روز سے موبائل انٹرنیٹ سروس معطل کر دی گئی ہے موبائل نیٹ کے بعد جمعہ

بقیہ نمبر18 صفحہ 5 پر

کے روز تمام کمپنیوں کے موبائل سگنل بھی مکمل منقطع کر دی گئی تھری جی فور جی سروس سمیت موبائل ڈیٹا مکمل بند ہونے سے صارفین کو معلومات تک رسائی ناممکن ہوگئی ہے خصوصا آن لائن کاروبار کرنے والے حضرات و تاجر برادری طلبا صحافیوں سمیت عام صارفین کو شدید مشکلات سے دوچار ہوگئے ہیں جبکہ موبائل میں پیسے ڈالنے و موبائل پیکج کرنے والوں کو بھی نقصانات کا سامنا ہے حکام کی جانب سے موبائل انٹرنیٹ سروس معطل کرنے کے حوالے سے تاحال کوئی وضاحت نہیں دی گئی۔

نیشنل بینک اوتھل میں کیش کی کمی، کھاتہ داروں کو مشکلات کا سامنا

سرکاری ملازمین اور پنشنرز بینک کے چکر لگانے پر مجبور، کاروباری حضرات بھی لین دین کے حوالے سے پریشان

اوتھل (نمائندہ انتخاب) نیشنل بینک اوتھل میں کیش کی شدید کمی کے باعث سرکاری ملازمین، پنشنرز اور کاروباری طبقہ کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ حالیہ دنوں میں نیشنل بینک میں ہونے والی ڈکیتی کے بعد کیش کی ترسیل میں رکاوٹیں پیدا ہوگئی ہیں جس کے باعث صارفین کو اپنے ہی اکاؤنٹس سے رقم نکالنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ گزشتہ ماہ نیشنل بینک اوتھل میں پیش آنے والی مسلح

بقیہ نمبر29 صفحہ 5 پر

ڈکیتی کے بعد بینک انتظامیہ نے کیش کی دستیابی محدود کردی ہے جس کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سرکاری ملازمین تنخواہیں نکالنے کے لیے بینک کے چکر پر چکر لگا رہے ہیں جبکہ کاروباری افراد اور دکاندار بھی اپنے مالی لین دین کے حوالے سے پریشان ہیں بینک میں کیش کی عدم دستیابی پر سرکاری ملازمین اور کاروباری حضرات نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ بینک میں جلد از جلد کیش فراہم کیا جائے تاکہ عوام کو درپیش مشکلات کا ازالہ ہوسکے ان کا کہنا ہے کہ پہلے ہی بینک میں سہولیات کا فقدان ہے اور اب کیش کی عدم دستیابی نے صورتحال مزید خراب کر دی ہے۔ نیشنل بینک اوتھل کے ذرائع کے مطابق حالیہ ڈکیتی کے بعد سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر بینک میں کیش کی فراہمی محدود کردی گئی ہے۔ تاہم انتظامیہ کا کہنا ہے کہ جلد ہی کیش کی ترسیل بحال کردی جائے گی اور عوام کو درپیش مشکلات کا حل نکالا جائے گا اوتھل کے شہریوں نے بینک حکام اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس معاملے کا فوری نوٹس لیں اور بینک میں کیش کی دستیابی کو یقینی بنائیں تاکہ ملازمین اور کاروباری افراد کی پریشانیوں کا خاتمہ ہوسکے ملازمین اور پینشنرز نے کہا ہے کہ اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ بھی شروع کیا جاسکتا ہے۔ عوامی حلقوں نے ضلعی انتظامیہ کی خاموشی پر بھی سوالات اٹھائے ہیں ان کا کہنا ہے کہ نیشنل بینک جیسے اہم ادارے میں کیش کی عدم دستیابی ایک سنگین مسئلہ ہے لیکن انتظامیہ کی جانب سے اس مسئلے کو سنجیدگی سے نہیں لیا جارہا عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ بینک کی سیکیورٹی کو بہتر بنا کر جلد از جلد کیش کی سپلائی بحال کی جائے تاکہ عوام کو درپیش مشکلات کا خاتمہ ہوسکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 6

Dated: 29 MAR 2025 Page No. 15

بلوچستان میں دہشت گردی کا تسلسل

بلوچستان میں دہشت گردی کے واقعات میں پولیس اہلکار سمیت 10 شہری جاں بحق جب کہ چار اہلکاروں سمیت 29 زخمی ہوگئے۔ مشکے سے چار افراد کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ کلمت کے قریب گوادر سے کراچی جانے والی مسافر کوچ میں سوار 6 مسافروں کو جو ایران سے کراچی جا رہے تھے کو شناختی کارڈ چیک کرنے کے بعد اپنے ساتھ لے گئے اور بعد میں فائرنگ کر کے ان کو قتل کر دیا گیا۔

ان حملوں میں سے بیشتر کی ذمے داری علیحدگی پسند کالعدم بلوچ عسکریت پسند تنظیمیں قبول کرنے کا دعویٰ کرتی رہی ہیں۔ دہشت گرد تنظیموں نے غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے حکومتی تنصیبات، خاص طور پر سی پیک منصوبوں کو نشانہ بنایا ہے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو متاثر کرنے کی کوشش کی ہے، درحقیقت بلوچستان میں بین الاقوامی معاشی اور تجارتی منصوبے زیر تکمیل ہیں اور معدنی وسائل میں سرمایہ کاری کی راہیں ہموار کی جا رہی ہیں، تاہم دہشت گردی کے مسلسل واقعات اس ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ بلوچستان بے پناہ قدرتی وسائل رکھتا ہے۔ بشمول معدنی ذخائر جس کا تخمینہ ایک ٹریلین سے زیادہ ہے۔ ان وسائل کی صلاحیت کو ذہانت سے کھولنا پاکستان کی معیشت میں انقلاب لانے کی طاقت رکھتا ہے۔

حکومت کی طرف سے صوبے میں امن و امان کے لیے پڑوسی ملک افغانستان کے ساتھ سرحد پر باڑ لگانے کے علاوہ شدت پسندوں کے خلاف انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر کارروائیاں کی جاتی رہی ہیں لیکن اس کے باوجود عسکریت پسندوں پر قابو نہیں پایا جا سکا ہے۔ پاکستان میں دہشت گردی کی لہر میں اضافے کی بنیادی وجہ افغانستان کی سرزمین پر پنپتی دہشت گرد تنظیمیں ہیں، افغانستان دہشت گردوں کی آماجگاہ بن چکا ہے، دہشت گردوں کے ساتھ پاکستان میں گھسنے والے زیادہ تر افغان شہری یا تو مارے جاتے ہیں یا پکڑے جاتے ہیں، پاکستان کے بار بار شواہد دینے کے باوجود افغان عبوری حکومت کی خاموشی دراصل دہشت گردوں کی حمایت ہے۔

کالعدم بی ایل اے کو فنڈنگ، اسلحہ اور حمایت فراہم کرنے میں بھارت ملوث ہے۔ بھارتی پروپیگنڈا ترقی کی جانب گامزن بلوچستان میں امن کو سبوتاژ کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے۔ دراصل بھارت خفیہ دہشت گردانہ کارروائیوں کے ذریعے پڑوسی ممالک کو غیر مستحکم کرنا چاہتا ہے۔ بھارت غیر ملکیوں کو مارنے انتہا پسندی اور سرحد پار دہشت گردی میں ملوث ہے۔ بھارت ہمیشہ سے بلوچستان میں علیحدگی پسند، عسکریت پسند تنظیموں کو مالی اور اسلحے کی مدد فراہم کرتا رہا ہے۔ کلبھوشن یادیو کی گرفتاری اور اس کے اعتراف اس بات کا ثبوت ہیں کہ بھارت بلوچستان میں دہشت گردی کے ذریعے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت کی عالمی دہشت گردی صرف بلوچستان، پاکستان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ وہ پورے خطے کو نشانہ بنا رہا ہے۔ عالمی شواہد اور اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ بھارت عالمی سطح پر دہشت گردی کا پورا نیٹ ورک چلا رہا ہے۔ ایک طرف وہ مقبوضہ کشمیر میں ریاستی دہشت گردی کا مرتکب ہو رہا ہے تو دوسری طرف اس نے خود اپنے ملک کے اندر اقلیتوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بھوٹان، سری لنکا، چین اور پاکستان میں بھارتی دراندازی خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ عالمی سطح پر بھارتی دہشت گردی، ٹارگٹ کلنگ، ماورائے عدالت قتل اور دوست ممالک کے ساتھ دھوکا دہی کے بے شمار واقعات عالمی میڈیا کی زینت بن چکے ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق بھارت پاکستان میں دہشت گرد کارروائیوں کے ذریعے ٹارگٹ کلنگ میں ملوث ہے۔ پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے، عالمی دہشت گردی انڈیکس 2025 میں پاکستان دوسرے نمبر پر آ گیا ہے۔

تحریکِ طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) ملک میں تیزی سے بڑھنے والی سب سے خطرناک دہشت گرد تنظیم کے طور پر سامنے آئی ہے، جو 2024 میں پاکستان میں 52 فیصد ہلاکتوں کی ذمے دار تھی۔ بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے 2024 میں پاکستان کا سب سے مہلک حملہ کیا، کوئٹہ ریلوے اسٹیشن پر ہونے والے خودکش دھماکے میں 25 افراد جاں بحق ہوئے۔ بلوچ عسکریت پسند گروہوں کے حملے 116 سے بڑھ کر 504 ہو گئے، جب کہ ان حملوں میں ہلاکتوں کی تعداد بھی 4 گنا بڑھ کر 388 ہو گئی۔

بلوچستان میں جاری دہشت گردی میں خواتین کو خودکش حملہ آور کے طور پر استعمال کرنے کے انکشافات سامنے آئے ہیں، جو دہشت گردوں کی مذموم ذہنیت اور حکمت عملی کا واضح ثبوت ہیں۔ دہشت گرد تنظیمیں خواتین کو ڈھال بنا کر اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کرتی ہیں۔ خواتین خودکش بمباروں کے استعمال کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ وہ سیکیورٹی چیکنگ سے زیادہ آسانی سے بچ سکتی ہیں اور کم مشکوک سمجھی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ دہشتگردوں کا آسان ہدف بن جاتی ہیں۔ دہشت گرد گروہ نوجوان خواتین کو خودمختاری کے جھوٹے وعدوں اور سوشل میڈیا کے ذریعے ورغلا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ جعلی اکاؤنٹس، نفسیاتی حربے اور بلیک میلنگ ان گروہوں کے عام ہتھکنڈے ہیں، جن کے ذریعے وہ خواتین کو دہشت گردانہ سرگرمیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ دہشت گرد تنظیمیں منظم حکمت عملی کے تحت ان خواتین کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ اسی طرح بلوچستان میں مختلف دہشت گرد تنظیموں کو چھوڑنے والے اہم کمانڈرز نے انکشاف کیا ہے کہ دہشت گرد تنظیمیں نوجوانوں کو استعمال کرتی ہیں، ان کا مقصد امن وامان کو خراب کرنا ہے۔

بلوچستان میں پنجابی مسافروں کا قتل عام جاری ہے، ان افراد کو شناختی کارڈ دیکھ کر گولیاں ماری جاتی ہیں۔ یہ نہ صرف دہشت گردی کا سرعام اظہار ہے بلکہ ہمارے معاشرے میں موجود لسانی اور صوبائی تفریق کی افسوسناک عکاسی بھی ہے۔ ایسے واقعات ہمارے دلوں کو چیر کر رکھ دیتے ہیں اور ہمیں اس قسم کی بے رحمی کی مذمت کرنے پر اُکساتے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ دہشت گردی کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ دہشت گردوں نے معصوم عوام کو نشانہ بنا کر ایک ایسے معاشرے کی تصویر پیش کی ہے جہاں انسانیت کی قدر ہی مٹ جائے۔ ان کا یہ عمل نہ صرف انسانی حقوق کی پامالی ہے بلکہ ملک کی سلامتی اور اتحاد کے لیے بھی ایک بڑا خطرہ ہے۔ اسی کے ساتھ، یہ واقعات لسانی اور صوبائی فسادات کے حوالے سے بھی ایک وارننگ ہے۔ پاکستان ایک مشترکہ وطن ہے جہاں ہر شہری، چاہے وہ کسی بھی زبان یا صوبے سے تعلق رکھتا ہو، ایک ہی خون کا ہے۔ اس قسم کے واقعات سے معاشرتی ہم آہنگی کو شدید دھچکا پہنچتا ہے اور عوام کے درمیان نفرت اور دشمنی کی بیج بونے لگتے ہیں۔ لسانی اور صوبائی بنیادوں پر تقسیم کرنے والی سوچ نہ صرف قومی یکجہتی کو مجروح کرتی ہے بلکہ ہمارے معاشرے میں امن و امان کی فضا کو بھی برباد کر دیتی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کسی بھی قسم کی تفریق یا فرقہ واریت کی بنیاد پر کسی انسان کی جان لینا یا اس کے ساتھ ظلم کرنا نہایت غلط اور غیر اخلاقی ہے۔

چند روز قبل بلوچستان کے ایک دور دراز حصے میں دہشت گردوں کے ہاتھوں مسافر ٹرین کو ہائی جیک کرنا ایک غیر معمولی واقعہ تھا، جعفر ایکسپریس حملے کے دوران بھی بھارتی میڈیا نے اسی طرح جھوٹی رپورٹنگ کی تھی اور اب بلوچستان کو نشانہ بناتے ہوئے اسی حکمت عملی کو دہرایا جا رہا ہے۔ درحقیقت قدرتی وسائل کی دولت دو بھاری تلوار ہے۔ اگر وقت گزرنے کے ساتھ اسے نظرانداز کیا جائے تو یہ فائدہ اور بوجھ دونوں ہو سکتا ہے جب کہ اس کی دانشمندانہ انتظامی اور مساوی تقسیم خطے میں دولت اور ترقی لا سکتی ہے۔ ناخوشگوار تنازعات اور بین الاقوامی عدم توازن کے امکانات کو کم کر سکتی ہے۔ صرف قدرتی وسائل ہی ملک کی معیشت کو تقویت دینے میں مدد کر سکتے ہیں۔ قانون کی حکمرانی اور قابل حکمرانی وسائل کی منصفانہ تقسیم کو ممکن بناتی ہے۔ بلوچستان کا مسئلہ طاقت سے حل نہیں ہو سکتا۔ بندوقیں گولیاں ان مسائل کو کم کرنے کے بجائے اس میں اضافہ کر سکتی ہیں۔ یہ سنہری موقع ہے کہ بلوچوں کے بنیادی حقوق ان تک پہنچائے جائیں، یہی پاکستان کی بقا اور سلامتی کے حق میں ہے۔

اس وقت ملک میں معاشی حوالے سے استحکام کی جانب پیشرفت نظر آتی ہے، تاہم اس عرصے میں دہشت گردی کے واقعات میں جو شدت آئی ہے، اس کے معاشی سرگرمیوں پر منفی اثرات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس صورتحال میں ملک کو سرمایہ کاری کی ایک ابھرتی ہوئی منزل کے طور پر پیش کرنا اور عالمی سرمایہ کاروں کے لیے پُرکشش ماحول بنانا کسی چیلنج سے کم نہیں۔ ملک میں پائیدار امن کے قیام، دہشت گردی کے خاتمے اور معاشی استحکام کی کوششوں کو کارآمد بنانے کے لیے ساری قومی قیادت کا متحد ہونا بے حد ضروری ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: میزان کوئٹہ

Bullet No. 6

Dated: 29 MAR 2025 Page No. 16

بلوچستان کے لیے ریلوے آپریشن کا آغاز!

17 روز قبل بولان کے علاقے میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والی کوئٹہ سے پشاور جانیوالی جعفر ایکسپریس بحال ہوگئی۔وفاقی وزیرامیر مقام نے مسافروں کو پشاور سے کوئٹہ کیلئے رخصت کیا۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بلوچستان کی ترقی کا عمل جاری رہے گا۔جعفر ایکسپریس کا دوبار چلنا ملک کی ترقی کا نشان ہے۔وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف اور آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر ملکی سلامتی کے لیے پرعزم ہیں۔تمام ریل گاڑیوں کی سیکیورٹی کو بہتر بنایا گیا ہے۔

گذشتہ روز وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کا دورہ کیا اس موقع پر انہوں نے پریس کانفرنس میں 27 مارچ سے بلوچستان کے لیے ریلوے آپریشن شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔جس میں انہوں نے جعفر ایکسپریس کی پشاور اور کوئٹہ سے روانگی کا شیڈول بھی بتایا۔انہوں نے 29 مارچ کو عید سپیشل ٹرین کا کوئٹہ سے روانہ ہونے اور کوئٹہ سے چلنے والی 3 ٹرینوں کی تعداد 9 کرنے کا بھی اعلان کیا۔انہوں نے کہا کہ ریلوے کے سکولوں اور ہسپتالوں کو بہتر بنائیں گے۔آمدن میں اضافہ کرنے کے لیے فیریٹ ٹرینوں پر توجہ دیں گے۔ریلوے جون 2027ء تک 200 سے زائد نئی بوگیاں شامل کرے گی۔بلوچستان سے 2003ء سے 2005ء کے درمیان چلنے والی ٹرینوں کی تعداد 9 تھی۔اس کو ایک بار پھر اس سطح پر لائیں گے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سے 17 روز بعد پشاور تک جانے والی جعفر ایکسپریس کی بحالی کا اقدام قابل تعریف ہے کیونکہ اس کے بند ہونے سے عوام کو بڑی مشکلات کا سامنا تھا۔یہ ایک سستے اور معیاری سفر سے یکسر محروم تھے۔اس طرح وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی کی جانب سے کوئٹہ سے اندرون ملک چلنے والی 9 ٹرینوں کو دوبارہ بحال کرنے اور کوئٹہ سے کراچی جانے والی بولان میل کو روزانہ کی بنیاد پر چلانے کا اعلان قابل تحسین اقدام ہے۔کیونکہ ان ٹرینوں کو جو باقاعدہ منافع بخش تھیں کو سازش کے تحت مرحلہ وار ختم کیا گیا اور آخر میں پشاور تک جانے والی جعفر ایکسپریس اور کوئٹہ سے کراچی جانیوالی بولان میل کو ہفتے میں دو دن چلایا گیا۔جو کہ بلاشبہ عوام کے لیے زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 29 MAR 2025

Page No. 17

بلوچستان کے معاملے پر وسیع تر اتفاق رائے درکار

حکومت نے بدامنی و دہشت گردی میں ملوث عناصر کے خلاف غیر روائتی اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اقدامات کی نوعیت کے متعلق ماہرین آرمی چیف کے چند روز قبل کے ایک خطاب کا حوالہ دے رہے ہیں۔ ان اقدامات کی ضرورت صوبے میں بی ایل اے اور اس کے اتحادی گروپوں کی کارروائیوں میں عام شہریوں کی جان جانے اور ریاستی سلامتی سے متعلق خطرات کی وجہ سے پیش آئی۔

بلوچستان کئی دہائیوں سے قوم پرستوں کے کچھ ذیلی گروپوں کی پرتشدد حوصلہ افزائی سے دو چار ہے، جس کی خصوصیت اہم انفراسٹرکچر، مسلح افواج اور شہری آبادی پر حملے ہیں۔ ذیلی قوم پرست بلوچستان کی عسکریت پسندی کو متعدد عوامل سے منسوب کرتے ہیں۔ تاہم، یہ تجزیہ وفاقی حکومت کی جانب سے قدرتی وسائل کے غیر منصفانہ استحصال، لاپتہ افراد اور کم انسانی ترقی کے ان کے دعووں کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے۔ ان تینوں مسائل کو الگ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عسکریت پسند عوامی حمایت حاصل کرنے اور عسکریت پسندی کو جواز فراہم کرنے کے لیے ان کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ یہ سمجھنا کہ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک جامع نقطہ نظر ضروری ہے۔ سب سے پہلے، ذیلی قوم پرستوں کا دعویٰ ہے کہ وفاقی حکومت بلوچستان کے قدرتی وسائل سیندک، ریکوڈک اور سوئی گیس کا بے دریغ استحصال کر رہی ہے۔ آیئے تجرباتی طور پر ان دعووں کا تجزیہ کرتے ہیں۔

بلوچستان میں جعفر ایکسپریس پر حملے کے بعد حال ہی میں آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر نے پارلیمان سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو عسکریت پسندی کا مقابلہ کرنے کے لیے 'ہارڈ سٹیٹ' میں بدلنا ہوگا۔ آرمی چیف نے استفسار کیا کہ آخر کب تک ایک 'سوفٹ سٹیٹ' بے شمار جانیں قربان کرتی رہے گی، اور کب تک گورننس کی خامیاں فوجیوں اور شہیدوں کے خون سے دور کی جاتی رہیں گی۔ عالمی برادری نے جعفر ایکسپریس کے اس واقعے کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے مذمت کی۔ تاہم انسانی اعمال بشمول مجرمانہ سرگرمیوں، کا ایک سیاق و سباق اور وجہ ہوتی ہے جس کے لیے یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ان کارروائیوں و افعال کو دہرایا نہ جا سکے۔ بلوچستان میں بدقسمتی سے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ آزادی کے بعد سے، اس کے خلاف کھلے عام اور خفیہ طور پر بیرونی قوتوں اور ان کے اتحادی مقامی گروہ سرگرم رہے ہیں۔ سیاسی تاریخ کے کچھ ادوار میں انسانی و سیاسی حقوق سے انکار کے خلاف احتجاج کو ریاست مخالف سمت میں موڑا جاتا رہا ہے۔ یہ سلسلہ بلوچستان کی تعمیر و ترقی کے منصوبے سامنے آنے پر ہمیشہ تیز کیا جاتا رہا ہے۔ گویا حالیہ دہشت گردی کو انسانی حقوق یا سیاسی آزادی سے زیادہ معاشی ترقی کے خلاف ایک سازش کے طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ بلوچستان کے حالات سدھارنے کے لئے سوفٹ اور ہارڈ سٹیٹ کا تصور سمجھنا ہوگا۔ 'سافٹ سٹیٹ' کا تصور سویڈش ماہر اقتصادیات اور ماہر عمرانیات گنار میرڈل نے 1968 میں اپنی مشہور کتاب 'ایشین ڈراما' میں پیش کیا۔ میرڈل نے ایک سافٹ سٹیٹ کی تعریف اس طرح کی کہ 'کمزور حکمرانی، موثر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمی، عمومی سماجی اور سیاسی بدنظمی سوفٹ سٹیٹ کی پہچان ہے۔ اصلاح کی ناکافی کوششوں کے باعث یہ تصور تقریباً آج کے پاکستان کی سیاسی حالت کو بیان کرتا ہے۔ 2011 میں پروفیسر اناطول لیوین نے اپنی کتاب 'پاکستان: اے ہارڈ کنٹری' شائع کی۔ پاکستان کے بارے میں ان کی بیان کردہ باتیں اب بھی لاگو ہوتی ہیں، یعنی 'تقسیم شدہ، غیر منظم، معاشی طور پر پسماندہ، بدعنوان، پرتشدد، ناانصافی، اکثر جہاں غریبوں اور خواتین پر وحشیانہ ظلم ہوتا ہو، اور انتہا پسندی کی انتہائی خطرناک اقسام اور دہشت گردی کا شکار۔ اگرچہ امریکا کی 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' میں پاکستان کی شرکت نے دہشت گردی کے فوری خطرے کو کم کیا، لیکن یہ شرکت دہشت گردی کی گہری وجوہات دور کرنے میں ناکام رہی۔ نتیجے کے طور پر، ہم وہیں کے وہیں ہیں۔

آج جو لوگ بلوچستان کی محرومیوں کی بات کرتے ہیں وہ سچ بیانی کے ساتھ کچھ پروپیگنڈہ کا شکار بھی نظر آتے ہیں۔ بلوچستان کو صوبائی قدرتی وسائل سے اس کا جائز معاشی منافع مل رہا ہے۔ 18 ویں ترمیم کے بعد بلوچستان تیل اور گیس کے علاوہ تمام قدرتی وسائل پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔ اس لیے وفاقی حکومت کی طرف سے بلوچستان کے قدرتی وسائل کا نام نہاد استحصال حقیقت سے زیادہ پروپیگنڈا ہے۔ تاریخی طور پر، بلوچستان میں بدامنی صوبے کے شمالی حصے ڈیرہ بگٹی اور کوہلو کے آس پاس مرکوز تھی۔ تاہم سی پیک کے بعد ڈیرہ بگٹی اور اس کے گرد و نواح میں دہشت گردی سے متعلق واقعات میں کمی آئی جبکہ گوادر اور خضدار میں اس طرح کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ سی پیک کے راستے کے ساتھ ساتھ عسکریت پسندی میں شمال سے جنوب کی طرف یہ تبدیلی، تنازع کی بدلتی ہوئی حرکیات کا واضح اشارہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قدرتی وسائل کے نام نہاد غیر منصفانہ استحصال، لاپتہ افراد اور کم انسانی ترقی کے بارے میں عسکریت پسندوں کا بیانیہ بلوچستان میں عسکریت پسندی کے پیچھے کارفرما عوامل کی عکاسی نہیں کرتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ترقیاتی پیکجوں کے ساتھ عسکریت پسندی میں کمی آنی چاہیے تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ سی پیک کو ختم کرنا عسکریت پسندی کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ مرض سامنے آنے پر عسکری قیادت کے ساتھ سیاسی قیادت کو فعال ہونا پڑے گا، ایک وسیع حکمت عملی کی تشکیل ضروری ہو چکی ہے جس کے لئے بلاامتیاز تمام سیاسی قوتوں کو اتفاق رائے دکھانا ہوگا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 29 MAR 2025 Page No. 18

بلوچستان میں سیاسی مذاکرات کیلئے مقامی قیادت کے ساتھ بات چیت، آصف علی زرداری اور نواز شریف کی کاوشیں!

بلوچستان میں قیام امن کیلئے تمام سیاسی جماعتیں مذاکرات کی بات کررہی ہیں تاکہ بلوچستان میں بدامنی کی نئی لہر کا خاتمہ ممکن ہوسکے اور صوبے میں دیرپا اور مستقل امن قائم ہوسکے۔ن لیگ اور پیپلز پارٹی کی قیادت کی جانب سے بیانات بھی سامنے آرہے ہیں مگر اب تک اس حوالے سے کوئی اہم بیٹھک یا ملاقات دونوں جماعتوں کے درمیان نہیں لگی ہے۔بلوچستان میں پیپلز پارٹی اور ن لیگ مخلوط حکومت میں اتحادی ہیں نواز شریف نے چندروز قبل مذاکرات کی جبکہ صدر مملکت آصف علی زرداری نے عیدالفطر کے بعد بلوچستان میں خصوصی کیمپ لگانے کے متعلق بات کی تھی جس میں امن وامان سمیت ترقی کے حوالے سے بلوچستان کی سیاسی جماعتوں کے ساتھ نشست لگانے کا بھی تذکرہ تھا جوکہ خوش آئند بات ہے۔

اب وفاقی وزیر اور رہنماء مسلم لیگ ن خواجہ آصف نے بلوچستان معاملے پر مذاکرات کے لیے سابق وزیراعظم نواز شریف کی جانب سے کردار ادا کرنے کی بات کی گئی ہے۔گزشتہ روز ایک نجی ٹی وی سے بات چیت کرتے ہوئے وزیردفاع خواجہ آصف کا کہنا تھا کہ بلوچستان کا مسئلہ حل کرنے کے لیے صوبے کے سرگرم کارکنوں سمیت وہاں کی تمام قیادت سے بات ہونی چاہیے اور اس کے لیے نواز شریف کو کردار ادا کرنا چاہیے۔وزیردفاع نے کہا کہ کسی بھی فیصلے پر بلوچستان کی روایتی قیادت کو آن بورڈ ہونا چاہیے، دنیا میں ہر جگہ مذاکرات کے ذریعے معلات حل ہوتے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان کی شکایات 50 سال سے بھی پرانی ہیں، سرفراز بگٹی کو بات چیت کے عمل کی قیادت کرنی چاہیے، ڈاکٹر عبدالمالک بات چیت میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔وزیردفاع کا کہنا تھا کہ نواز شریف نے بلوچستان کے معاملے میں کردار ادا کرنے کے لیے بات کی ہے، نواز شریف کو ڈاکٹر نے آرام کا مشورہ دیا ہے، وہ عید کے بعد اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرسکتے ہیں۔وزیر دفاع نے مزید کہا کہ میں بھی پونے دوسال پہلے کابل گیا تھا، اچھے ماحول میں بات چیت ہوئی تھی، تب سے لے کر اب تک حالات تنزلی کا شکار ہیں جو افسوس کی بات ہے، خواہش ہوگی افغانستان کے ساتھ تعلقات مستحکم رہیں، ان میں کسی قسم کی دراڑ نہ آئے۔خیبرپختونخوا میں دہشت گردی کے واقعات ہوئے، ان کا منبع افغانستان کی سرزمین ہے، بہت سے دہشت گرد مارے گئے ان میں زیادہ تعداد افغان شہریوں کی ہے، حالات سنوارنے کے لیے دونوں حکومتوں کو غیر معمولی اقدام کرنے ہوں گے۔واضح رہے کہ اس سے قبل مسلم لیگ (ن) کے نائب صدر خرم دستگیر نے کہا تھا کہ نواز شریف نے بلوچستان میں مذاکرات کرنے کی کوشش کی رائے دی ہے۔دوسری جانب خواجہ آصف نے قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس دوبارہ بلانے کی بلاول بھٹو کی تجویز سے بھی اتفاق کیا۔اگر بلاول قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس دوبارہ بلانے کی تجویز میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے، مگر پی ٹی آئی کی اس میں عدم شمولیت کی ذمے دار وہ خود ہے۔بہرحال بلوچستان کی مقامی قیادت کو اعتماد میں لیتے ہوئے بات چیت کے عمل کا آغاز کرنے سے نتائج ضرور برآمد ہونگے جس میں بی این پی، نیشنل پارٹی جیسی دو بڑی قوم پرست جماعتوں کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے دونوں جماعتوں کے قائدین ماضی میں بھی حکومت کا حصہ رہ چکے ہیں اور اپنے دور میں مذاکراتی عمل کا حصہ بھی تھے گوکہ اس میں بڑی کامیابی تونہیں ملی مگر بات چیت کے دوران بدامنی کے واقعات کی شدت بہت کم تھی۔بلوچستان میں مذاکراتی عمل میں تسلسل کا ہونا ضروری ہے جس میں اہم مسائل کو حل کرنے کے حوالے سے اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں جس میں سرفہرست لاپتہ افراد کا مسئلہ ہے جبکہ بلوچستان میں پسماندگی اور محرومی بھی ایک دیرینہ مسئلہ ہے جنہیں سیاسی ماحول میں حل کرتے ہوئے حالات کو کسی حد تک معمول پر لایا جاسکتا ہے۔بلوچستان کے عوام کو ان کے میگا منصوبوں سے براہ راست فائدہ پہنچایا جائے نیز بلوچستان کے دیگر معاملات پر تحفظات کو دور کرنا بھی وفاق کی ذمہ داری ہے۔اس تمام عمل سے بلوچستان کے حالات میں بہتری کے امکانات روشن ہوسکتے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 29 MAR 2025 Page No. 19

Balochistan's ailing healthcare

Balochistan, a province rich in resources continues to grapple with a deeply concerning reality, a healthcare sector plagued by systemic neglect and deficiencies. Despite substantial budgetary allocations earmarked for its improvement, the province's healthcare infrastructure remains woefully inadequate, leaving its citizens vulnerable and underserved. The stark reality is that hospitals, even in the capital city of Quetta, fall far short of providing satisfactory care. District hospitals, the supposed pillars of healthcare accessibility for remote populations, are often dysfunctional, lacking essential equipment, qualified personnel, and even basic medical supplies. This forces residents of distant areas to undertake arduous and expensive journeys to Quetta or even Karachi for treatment that should be readily available in their own communities. The disparity between the allocated funds and the on-ground reality points to a systemic failure in implementation, accountability, and oversight. Corruption and mismanagement, it is suspected, are eating away at the resources meant to save lives and alleviate suffering. This crisis is not merely a matter of inconvenience; it is a matter of life and death. The lack of functional healthcare facilities in remote districts translates to avoidable suffering, preventable illnesses, and tragically, unnecessary deaths. Pregnant women, children, and the elderly are particularly vulnerable, facing insurmountable challenges in accessing timely and adequate medical care. The government must recognize that investing in healthcare is not just an expenditure; it is an investment in the province's future. A healthy population is a productive population, capable of contributing to the region's economic and social development. To address this crisis, the authorities must: It is essential that the government conduct thorough audits of healthcare spending, identify and eliminate corruption, and hold those responsible for mismanagement accountable. Upgrade existing hospitals and establish new facilities, particularly in remote districts. Equip them with modern medical equipment and ensure a consistent supply of essential medicines. The government must empower district hospitals to provide comprehensive healthcare services, reducing the burden on tertiary care facilities in Quetta. Similarly, implement mobile health units and telemedicine services to reach underserved populations in remote areas. Having the best health facilities is the right of every citizen and it is the responsibility of the state and government to provide masses with the dignity and security of knowing that their health needs will be met, regardless of their location or socioeconomic status. The government must act decisively and urgently to transform the province's ailing healthcare sector into a system that truly serves its people.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 29 MAR 2025 Page No. 20

Broad consensus required on the Balochistan issue

The Balochistan government has decided to take unconventional measures against elements involved in unrest and terrorism. Experts link these measures to a recent speech by the Army Chief. The need for such actions arose due to civilian casualties and security threats from the Balochistan Liberation Army (BLA) and allied groups. For decades, Balochistan has suffered violence fueled by certain nationalist factions, targeting infrastructure, security forces, and civilians. Subnationalists attribute the insurgency to various factors, including resource exploitation, enforced disappearances, and low human development. However, a critical analysis shows that these issues are often exaggerated to justify militancy. Addressing them requires a comprehensive approach. One major claim is that the federal government exploits Balochistan's natural resources, such as Sandak, Reko Diq, and Sui Gas. This needs empirical scrutiny. Recently, after the Jaffar Express attack, Army Chief General Syed Asim Munir addressed Parliament, stating that Pakistan must transition into a "hard state" to counter militancy. He questioned how long a "soft state" could continue sacrificing lives and covering governance failures with the blood of soldiers. The international community condemned the attack as terrorism. However, human actions—including criminal activities—have contexts and causes that must be addressed to prevent recurrence. Unfortunately, Balochistan has rarely seen such measures. Since independence, foreign forces and their local allies have worked against the province, openly and covertly. At various times, protests against political and human rights violations have been manipulated into anti-state movements. Violence escalates whenever development projects emerge, indicating that recent terrorist activities are more about economic sabotage than human rights or political freedom. To stabilize Balochistan, it is crucial to understand the concepts of a "soft state" versus a "hard state." Swedish economist Gunnar Myrdal introduced the "soft state" concept in "Asian Drama" (1968), defining it as weak governance, ineffective law enforcement, and social disorder. Due to inadequate reforms, this concept closely describes Pakistan's current political state. In "Pakistan: A Hard Country" (2011), Anatol Lieven described Pakistan as divided, unorganized, economically backward, corrupt, violent, unjust, and plagued by extremism. Although Pakistan's role in America's "War on Terror" reduced immediate threats, it failed to address terrorism's root causes. Consequently, the country remains stuck in a cycle of instability. Today, those highlighting Balochistan's grievances mix truth with propaganda. The province receives its fair share from its natural resources. Since the 18th Amendment, Balochistan has full control over all its resources except oil and gas. Thus, claims of federal exploitation are largely exaggerated. Historically, unrest was concentrated in Dera Bugti and Kohlu. However, after the launch of the China-Pakistan Economic Corridor (CPEC), terrorism in these areas declined while attacks in Gwadar and Khuzdar increased. This north-to-south shift in insurgency along the CPEC route signals changing conflict dynamics. If exploitation and human rights issues were the real drivers, militancy should have decreased with development projects. Instead, increasing terrorist activities indicate that sabotaging CPEC is a key insurgent goal. With the true nature of the problem evident, political leadership must become proactive alongside the military. A comprehensive strategy is urgently needed, requiring all political forces to unite for Balochistan's stability and prosperity.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 29 MAR 2025 Page No. 21

بلوچستان، باریک بینی درکار ہے

پیش نظر

محمد مہدی

گزشتہ کالم میں بلوچستان کے حوالے سے کچھ گزارشات عرض کی تھی۔ کچھ احباب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس پر مزید گفتگو ہو، خاص طور پر اس تصور پر کے بلوچستان میں مسلح کارروائیاں کرنے والے عناصر کے سرپرستوں کے ذہن میں کیا کوئی اور بھی منصوبہ بندی ہو سکتی ہے اور اس زمینی حقیقت کے اظہر من الشمس ہونے کے باوجود کے وہ پاکستان کی جغرافیائی سلیت کو گزند نہیں پہنچا سکتے ہیں مگر پھر بھی خون آلود کرنے پر گامزن ہیں، آخر ہدف کیا ہے؟ اور یہ تصور کے ہدف کوئی اور ہے یا ہو سکتا ہے، آپ کیوں سمجھتے ہیں؟ بات واضح ہے کہ کوئی بھی ہوش مند رہنما ایسی کوئی حکمت عملی اختیار نہیں کرتا ہے کہ جو اس کے حامی افراد کو لاحاصل مشقت میں ڈال دے۔ بلوچستان کی تاریخ گواہ ہے کہ اس میں حالات کو خراب کرنے کی کوشش کے حوالے سے اقدامات سے مقاصد اور حاصل کرنے کی حکمت عملی اختیار کی جاتی رہی ہے۔ اور اس کی تاریخ آزادی کے وقت سے ہی اس حوالے سے واضح نظر آتی ہے۔ انڈیا آزادی کے ساتھ ہی حیدر آباد دکن کی ریاست کو اپنے میں ضم کرنے کے لئے باؤلا ہوا جا رہا تھا مگر اس کو فوجی کارروائی کرنے کا کوئی موقع میسر نہیں آ رہا تھا حالاں کہ یہ ایک طے شدہ حقیقت تھی کہ حیدر آباد دکن یا کوئی بھی دیسی ریاست نو آبادیاتی دور کے خاتمہ کے بعد اپنی نام نہاد خود مختاری کو برقرار نہیں رکھ سکیں گے اور ان کو انڈیا یا پاکستان میں شمولیت اختیار کرنا پڑے گی۔ مگر اس کے باوجود انڈیا حیدر آباد کو جلد از جلد خود میں ضم کرنے کے لئے نت نئی چالیں چلنے میں مصروف تھا۔

وی مینن انڈیا کے سیکرٹری آف اسٹیٹس ڈیپارٹمنٹ تھے اور ان کے حوالے سے آل انڈیا ریڈیو نے یہ خبر 27 مارچ 1948 کو نشر کی کہ خان آف قلات نے انڈیا میں شمولیت کے لئے درخواست کی تھی جو کہ مسترد کر دی گئی ہے۔ یہ شوشہ صرف اس لئے چھوڑا گیا تھا کہ پاکستان جلد بازی یا گھبراہٹ کے عالم میں قلات پر کوئی فوجی کارروائی کر دے اور انڈیا کو حیدر آباد دکن پر فوجی کارروائی کا جواز مل جائے کہ اگر ایک دیسی ریاست کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے تو دوسری کے ساتھ کیوں نہیں؟ یہ خبر نشر کرنے کے حوالے سے معروف بلوچ مورخ میر گل خان نصیر کہتے ہیں کہ یہ سفید جھوٹ تھا۔ اس سفید جھوٹ کے اتنے گہرے اثرات مرتب ہوئے کہ خان آف قلات کو فوری طور پر خود اس انڈیا کے دعوے کی تردید کرنی پڑی، اس مختصری گفتگو سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ انڈیا کے مقاصد میں بلوچستان نہیں تھا مگر بلوچستان کے نام کو استعمال کر کے انڈیا اور مقاصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ جب ون یونٹ قائم کیا گیا تو بجا طور پر بلوچ عوام میں اس بات کا احساس پیدا ہوا کہ ون یونٹ کے قیام سے کہیں ان کی تہذیب و ثقافت کو گزند نہ پہنچ جائے۔ پھر افسر شاہی کا رویہ دور نو آبادیات کی مانند ہی تھا۔ خیال رہے کہ افسر شاہی کے رویہ کی شکایات صرف بلوچستان تک محدود نہیں تھیں، مسئلہ پورے پاکستان کا تھا بلکہ آج بھی ہے مگر بلوچستان میں غیر بلوچ افسران کی وجہ سے یہ تاثر قائم ہوا کہ ان افسران میں علاقائی تعصبات بھی موجود ہیں۔ ان حالات میں 17 دسمبر 1957 کو قلات میں بلوچ سرداروں کا جرگہ ہوا جنہوں نے ایک چھے نکاتی میمورنڈم خان آف قلات کو پیش کیا۔ خان آف قلات نے 44 رکنی وفد کی ملاقات کا بندوبست صدر اسکندر مرزا سے کیا اور اس ملاقات میں صدر اسکندر مرزا نے یہ بھانپ لیا کہ اگر ان کی بات نہ سنی گئی تو بلوچ علاقے شورش کا شکار ہو جائیں گے۔

اسکندر مرزا اچھی طرح سے جانتے تھے کہ اگر 1956 کے آئین کے تحت عام انتخابات منعقد ہو گئے تو وہ صدر کے عہدے پر براجمان نہیں رہ سکیں گے اور وہ ہر قیمت پر عہدہ بچانا چاہتے تھے۔ بلوچستان کی بے چینی میں ان کو اپنی کامیابی نظر آنے لگی اور میمورنڈم میں پیش کیے گئے مسائل کو حل کرنے کی بجائے ان کو بڑھاوا دے کر وہ 1956 کے آئین سے جان چھڑا کر مارشل لا نافذ کرنے کی حکمت عملی تیار کرنے لگے۔ قصہ کوتاہ 1958 تک حالات کو جان بوجھ کر اس حد تک خراب ہونے دیا یا خراب ظاہر کیا کہ قلات میں فوجی آپریشن کر ڈالا، مارشل لا تو لگ گیا مگر در حقیقت اس مارشل لا کے پہلے شکار خود اسکندر مرزا بنے۔ خان آف قلات کے بیٹے پرنس یحییٰ راوی ہیں کہ خان آف قلات نے قائداعظم سے کہا تھا کہ اگر آپ کے ساتھ کوئی نہیں کھڑا ہو گا تو ہم کھڑے ہوں گے، پرنس یحییٰ نے خان آف قلات کو انگریز کی ایک پیش کش کا ذکر کیا ہے کہ انگریز نے ان کے والد کو آفر کی تھی کہ آپ ہمیں بندرگاہ، پسنی اور کوئٹہ چھاؤنی دیں تو آپ اردن کی طرح ایک آزاد ملک ہوں گے مگر خان نے ان سے کہا کہ ہمیں اردن نہیں چاہیے ہم ایک ملک بنا رہے ہیں۔ پرنس یحییٰ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرے والد کی انگریز کی نظر میں اچھی حیثیت تھی مگر جب انہوں نے پاکستان کی بات کی تو وہ انگریز کی بلیک لسٹ میں آ گئے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 6 Dated: 29 MAR 2025 Page No. 22

بلوچستان اور حبیب جالب

ڈاکٹر مالک بلوچ کا تعلق بلوچستان کے پسماندہ علاقے مکران ڈویژن کے شہر تربت سے ہے، وہ بنیادی طور پر ماہر امراض چشم ہیں۔ وہ نوجوانی سے ہی طلبہ کی تنظیم بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن میں متحرک رہے۔ جب ڈاکٹر مالک بولان میڈیکل کالج سے فارغ التحصیل ہوئے تو بلوچستان نیشنل موومنٹ میں شامل ہوگئے، وہ 90 کی دہائی میں سابق وزیر اعلیٰ علی اکبر بگٹی کی حکومت میں وزیر صحت کے عہدے پر فائز رہے۔ بی این ایم اور میر حاصل بزنجو کی جماعت نیشنل پارٹی میں ضم ہوگئی تو 2013 کے انتخابات میں ڈاکٹر مالک بلوچ مخلوط حکومت کے وزیر اعلیٰ بلوچستان بن گئے۔ بلوچستان کی تاریخ میں متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے یہ پہلے وزیر اعلیٰ تھے۔ ڈاکٹر مالک کے دور میں بلوچستان میں امن کے مستقل قیام کے لیے اقدامات ہوئے۔ ڈاکٹر مالک نے جلا وطن بلوچ رہنماؤں کو بلوچستان واپس لانے کے لیے مذاکرات کیے۔ ان کے مذاکرات پایہ تکمیل کو پہنچنے والے تھے، تو ان کی حکومت تحلیل کردی گئی۔ ڈاکٹر مالک کے دور میں تعلیم اور صحت کے شعبوں میں حیرت انگیز ترقی ہوئی مگر لاپتہ افراد کا مسئلہ حل نہ ہوسکا۔

ڈاکٹر مالک بلوچ کی نیشنل پارٹی کو 2018 کے انتخابات میں کوئی نشست نہیں دی گئی۔ ڈاکٹر مالک آج کل بلوچستان اسمبلی کے رکن ہیں۔ انھیں ابھی تک وزیر اعظم کی زیرِ صدارت اجلاسوں میں مدعو کیا جاتا ہے مگر ڈاکٹر مالک کی بلوچستان کے حالات کو معمول پر لانے کی تجاویز پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ گزشتہ دنوں بولان کے علاقے میں جعفر ایکسپریس پر دہشت گردی کے واقعے کے بعد ڈاکٹر مالک نے مختلف فورمز اور میڈیا پر اپنی تقاریر کے دوران بلوچستان کے بگڑے حالات، ان کی وجوہات اور مسائل کے حل پر مشتمل تجاویز پیش کیں۔ ڈاکٹر مالک بلوچ نے بلوچستان کے حالات کا گہرائی سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر بلوچستان میں اسٹیبلشمنٹ کے سائے میں دوبارہ انتخابات ہوئے تو بلوچ قوم ان انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔ ڈاکٹر مالک نے ان حالات کو بہتر بنانے کے لیے یہ تجویز دی کہ طاقت سے مسائل حل نہیں ہونگے، بلکہ زیادہ طاقت استعمال کرنے سے حالات مزید خراب ہوجائیں گے۔

ڈاکٹر مالک نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں انتخابات کرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ان انتخابات میں لوگ ووٹ ڈالنے پولنگ اسٹیشن نہیں جائیں گے۔ ڈاکٹر مالک نے مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ بلوچستان کے مسئلے کے حل کے لیے کوئی باضابطہ مذاکرات ہونگے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلح گروہوں کے پاس بیانیہ ہے جو نوجوانوں کے ذہنوں میں سرایت کر رہا ہے مگر ریاست کے پاس ان نوجوانوں کے لیے کوئی متاثر کن بیانیہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر مالک کا یہ خیال ہے کہ بلوچستان میں 20 سال سے حالات خراب ہیں اور اس عرصے میں دعوؤں کے باوجود حالات مزید خراب ہوئے

ہیں۔ اس بناء پر قطعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بلوچستان کے حالات کا حل صرف مذاکرات ہیں۔

جان بلیدی بنیادی طور پر انجینئر ہیں مگر وہ طالب علمی کے زمانہ میں بلوچ طلبہ کی تنظیم بلوچ اسٹوڈنٹس میں فعال رہے۔ وہ 80 دہائی کے آخری عشرے میں بننے والی سیاسی جماعت بلوچستان نیشنل موومنٹ کا حصہ رہے، جب بی این ایم اور نیشنل پارٹی میں انضمام ہوا تو جان بلیدی نیشنل پارٹی کا حصہ بن گئے، وہ نیشنل پارٹی کے سیکریٹری جنرل رہے۔ بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کے رکن بھی رہے اور آج کل نیشنل پارٹی کے سینیٹر ہیں۔ جان بلیدی اور نیشنل پارٹی کے اکابرین پرامن سیاسی جدوجہد پر یقین رکھتے ہیں۔ جان بلیدی نے 2018 کے انتخابات میں حصہ لیا مگر الیکشن کمیشن انھیں کامیابی کا سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا۔ سینیٹر بلیدی کا کہنا ہے کہ ایک سوچ یہ رہی ہے کہ بلوچستان کے مسائل سیاسی طور پر حل نہیں ہونگے۔ اس کے مقابلے میں سیاسی سوچ بھی ہے کہ ہمیں پاکستان میں رہنا ہے اور اپنے مسائل جمہوری طریقے سے حل کرسکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انتخابات کو ریگولیٹ کیا جاتا تو عام سی بات ہوگئی ہے کہ سیاسی سوچ کو اہمیت نہیں دی جاتی جس کی بناء پر فاصلے بڑھ گئے ہیں۔ جان بلیدی کہتے ہیں کہ ریاست کو عوام میں اعتماد قائم کرنے کے لیے بنیادی فیصلے کرنے ہونگے مگر ریاست اپنی پسندیدہ سیاسی جماعتوں کو اقتدار میں دیکھنا چاہتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ این ایف سی ایوارڈ منصفانہ نہیں ہے۔ اختر مینگل کے والد سردار عطاء اللہ مینگل نیشنل پارٹی کے رہنما تھے۔ جب 1972 میں نیشنل عوامی پارٹی اور جمیعت علماء اسلام نے بلوچستان میں مخلوط حکومت قائم کی تو صدر ذوالفقار علی بھٹو نے نیپ کے رہنما میر غوث بخش بزنجو کو بلوچستان کا گورنر اور سردار عطاء اللہ مینگل کو وزیر اعلیٰ مقرر کیا۔ یہ بلوچستان کے منتخب نمائندوں کی پہلی حکومت تھی، مگر پیپلز پارٹی کی وفاقی حکومت نے 9 ماہ بعد اس حکومت کو برطرف کردیا اور نیشنل عوامی پارٹی کے تمام رہنماؤں کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا۔

اختر مینگل 90 کی دہائی میں بلوچستان کے وزیر اعلیٰ بنے مگر ان کی حکومت بھی ختم کردی گئی۔ اختر مینگل کو سابق صدر پرویز مشرف کے دور میں کئی سال تک کراچی سینٹرل جیل میں مقید رکھا گیا، وہ سابق وزیر اعظم بانی تحریک انصاف کے خلاف مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں قائم ہونے والے اتحاد پی ڈی ایم کا حصہ تھے مگر جب 2024 کے انتخابات سے قبل مسلم لیگ ن نے دوبارہ صف بندی کی تو سردار اختر مینگل کی جماعت بلوچستان نیشنل پارٹی اور محمود خان اچکزئی کی جماعت کو نظر انداز کردیا گیا۔ اختر مینگل گزشتہ انتخابات میں خود تو کامیاب ہوئے مگر ان کی جماعت کے کچھ اراکین کو انتخابات میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اختر مینگل نے بلوچستان کے بارے میں وفاق کی پالیسیوں سے مایوس ہوکر قومی اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا۔ اگرچہ ان کا استعفیٰ قومی اسمبلی کے اسپیکر نے منظور نہیں کیا مگر انھوں نے اپنے استعفیٰ کی وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے حالات اتنے خراب ہیں کہ ریاست کا بلوچستان کے مختلف علاقوں کا کنٹرول ختم ہوچکا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت منحرفین کو خاموش کیا جارہا ہے اور حکومت وعدہ کے باوجود لاپتہ افراد کا مسئلہ حل نہیں کر پا رہی۔

اب بلوچستان نیشنل پارٹی اور نیشنل پارٹی کے رہنماؤں نے فیصلہ کیا ہے کہ عید کے بعد آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔ ان جماعتوں کے رہنماؤں کی متفقہ رائے ہے کہ حالیہ گرفتاریوں اور لاپتہ افراد کا مسئلہ حل نہ ہونے سے حالات مزید خراب ہوگئے ہیں۔ جماعت اسلامی کے رہنما اور حق دو تحریک کے بانی مولانا ہدایت الرحمٰن نے بھی حالیہ گرفتاریوں اور لاپتہ افراد کا مسئلہ حل نہ ہونے کے خلاف احتجاج کا طریقہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیشنل پارٹی کے سابق سینیٹر طاہر بزنجو نے اس نکتے پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ بلوچستان میں 20 برسوں سے بدامنی کے خلاف مسلسل آپریشن ہو رہے ہیں اور حالات مزید خراب ہوتے جارہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے مسئلے کا حل صرف مذاکرات ہی ہیں۔ کوئٹہ سے جیکب آباد جانے والی ریلوے لائن پر ریل گاڑیوں کی آمد 15 دن سے بند ہے، البتہ گزشتہ روز یہ خوش آئند خبر سامنے آئی ہے کہ جعفر ایکسپریس کو دوبارہ بحال کردیا گیا ہے، جب کہ بولان ایکسپریس اب پورا ہفتہ چلے گی جب کہ پہلے ہفتے میں صرف دو دن چلتی تھی۔ بلوچستان کو سندھ، پنجاب اور پختون خوا سے ملانے والی شاہراہ لاپتہ افراد کے لواحقین کے دھرنوں اور آپریشن کی بناء پر بند رہتی ہے۔ کوئٹہ میں بھی انٹرنیٹ سروس بند ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا ہے۔ اب تو انتظامیہ نے باقاعدہ ہدایات جاری کی ہیں کہ کوئٹہ سے شام کے بعد دیگر شہروں کو جانے والی ٹریفک پر پابندی ہوگی۔ کوئٹہ سے آنے جانے کا واحد ہوائی راستہ ہے جس کا ٹکٹ ہنگامی ضرورت کی بناء پر 80 ہزار تک پہنچ گیا ہے اور گوادر سے کراچی آنے والی فلائٹ کا ٹکٹ بھی تقریباً 70 سے 80 ہزار میں دستیاب ہے۔

ان حالات میں مزید کسی آپریشن سے صورتحال بہتر ہونے کے بجائے خراب ہوگی اور حبیب جالب کی تاریخی نظم کے یہ اشعار پھر حقیقت بن جائیں گے:

محبت گولیوں سے بو رہے ہو
وطن کا چہرہ خون سے دھو رہے ہو
گمان تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقین مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 29 MAR 2025 Page No. 23

ناراض بلوچ کو گلے لگایا جائے!

جان لڑائیں گے، معاشی ترقی لائیں گے!

شاہد ندیم

حکومت آئی ایم ایف سے ایک بار پھر قرض منظور ہونے پر خوشیاں منا رہی ہے، وزیراعظم شہباز شریف ایک بار پھر دعویٰ کر رہے ہیں کہ اس قرض کی زندگی کو عزت و وقار کی زندگی میں بدل کر دکھائیں گے، لیکن وہ دعوے ہی کیا، جو کہ پورے ہو جائیں، اس حکومت کے قائدین ہی اپنے اپوزیشن دور میں آئی ایم ایف معاہدے کو ملک کیلئے زہر قاتل قرار دیتے تھے، لیکن آج آئی ایم ایف کے قرض در قرض پر ہی خوشیاں منا رہے ہیں، حکومت کو آئی ایم ایف قرض پر خوش ہونے کے بجائے ایسی پالیسیوں پر توجہ دینی چاہیے کہ جس سے قرض کے جال سے نجات حاصل کی جا سکے، لیکن حکومت کی ترجیحات میں قرض کے جال سے نکلنا نہیں، بلکہ قرض کے جال میں پھنسے رہنا ہے، اس لیے ہی قرض ملنے پر شرم ساری کے بجائے بھنگڑے ڈالے جا رہے ہیں۔

اگر دیکھا جائے تو ہر حکومت ہی اقتدار میں آنے سے پہلے دعوے اور وعدے تو معاشی خودانحصاری اور غیر ملکی قرضوں سے نجات کے کرتی ہے اور اقتدار میں رہتے ہوئے بھی ملک کو معاشی بحران سے نکالنے کے لیے کی کاوشوں گنواتے نہیں تھکتی لیکن جب حکومت بدلتی ہے تو عوام پر انکشاف ہوتا ہے کہ خودانحصاری کے دعویداروں نے ملک کو پہلے سے بھی کئی گنا مقروض کر دیا ہے، اتحادی حکومت کے قرض سے ترقی نہ کر پانے کی نوید سنانے والے وزیراعظم کی اپنی حکومت، اپنی ایک سال کی قلیل مدت میں 4 ارب 56 کروڑ ڈالر کا قرض لے چکی ہے اور اب مزید دو پوائنٹ تین ارب ڈالر قرض کی

منظوری کی خوشخبری سنا رہی ہے، اس کے ساتھ ایک بار پھر وہی پرانا بیانیہ دہرایا جا رہا ہے کہ ملک کو قرض سے نجات دلائیں گے، بھارت سے آگے نکل کر دکھائیں گے، اس قرض کی زندگی کو عزت و وقار کی زندگی میں بدل کر دکھائیں گے، جبکہ ایسا کچھ بھی ہونے والا نہیں ہے۔

دراصل پاکستانی حکمران عرصہ دراز سے قرضوں کی لت کے عادی ہو چکے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اب کوئی بھی ملک یا مالیاتی ادارہ قرض دینے کے لئے تیار نہیں ہے، اگر کوئی قرض دے رہا ہے تو اپنی شرائط پر دے رہا ہے اس کی قیمت عام عوام کو پٹرول بجلی اور گیس کی قیمتوں میں اضافے اور غیر منصفانہ ٹیکسوں کے بوجھ کی صورت میں ادا کرنا پڑ رہی ہے، ملک میں لوگ غریب و افلاس کے مارے خودکشیاں کر رہے ہیں اور جو زندہ بچے ہیں، وہ جسمانی اعضا فروخت کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں، جبکہ حکومت کو آج بھی سہانے خواب دکھلا رہی ہے اور وزیراعظم بھارت کو پیچھے چھوڑنے کے دعوے کر رہے ہیں، قرض کی زندگی کو وقار کی زندگی میں بدلنے کے ڈائیلاگ مار رہے ہیں، لیکن یہ نہیں بتا رہے ہیں کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گا اور کون کرے گا، کیونکہ اس بے اختیار حکومت کے پلے تو کچھ بھی نہیں ہے، یہ حکومت ماسوائے نمائشی اعلانات و اقدامات کے کچھ بھی نہیں کر پا رہی ہے۔

اس ملک میں جو بھی اقتدار میں آیا ہے، اُس نے داخلی خودمختاری، سیاسی استحکام اور اقتصادی ترقی کو اپنی ترجیحات میں شامل کرنے کے بجائے عالمی امداد پر انحصار کیا ہے، اس کا ہی نتیجہ ہے کہ ملک میں سیاسی بے یقینی، معاشی بحران اور حکومتیں کمزور سے کمزور تر ہوتی گئی ہیں اور انہوں نے ملک کو خودانحصاری کی بجائے عالمی امداد کے سہارے کی عادت ڈال دی ہے، لیکن اب وقت آ چکا ہے کہ اپنی ترجیحات میں خودانحصاری، سیاسی استحکام اور معاشی ترقی کو سب سے اہم بنایا جائے، پاکستان کو عالمی امداد اور قرضوں کی بجائے اپنے وسائل سے اقتصادی خودانحصاری حاصل کرنے کی جانب لے جایا جائے، توانائی کے شعبے میں خودکفالت، زراعت کی ترقی اور صنعتی شعبے کی مضبوطی سے ہی پاکستان اپنے معاشی بحران کو نہ صرف کم کر سکتا ہے، بلکہ معاشی استحکام کی جانب بھی بڑھ سکتا ہے، لیکن اس کیلئے ملک میں پہلے سیاسی استحکام لانا ہو گا۔

اس ملک میں سیاسی استحکام آئے گا تو ہی معاشی استحکام بھی لایا جا سکے گا، اس کیلئے سیاسی جماعتوں کے درمیان اتحاد، قانون کی بالادستی اور جمہوری نظام کی پختگی ہی اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ پاکستان عالمی سطح پر ایک مضبوط اور خودمختار ملک کے طور پر اُبھر سکے، اس کیلئے اتحادی حکومت کو اپوزیشن کی جانب مفاہمت کا قدم بڑھانا ہو گا، رانا ثنا اللہ کے مفاہمتی فارمولوں سے لے کر بلاول بھٹو زرداری کی ثالثی کی پیش کش تک زبانی کلامی باتیں بہت ہو چکی ہیں، اب کوئی سنجیدہ پیش رفت بھی ہونی چاہیے، ایک طرف ملک میں امن آمان خراب سے خراب تر ہوتا جا رہا ہے تو دوسری جانب سیاسی انتشار بڑھتا ہی جا رہا ہے، ایسے میں قرض پر قرض لے کر کیسے معاشی استحکام آئے گا اور کیسے ملک چل پائے گا؟ اس صورتحال کا ادراک کرتے ہوئے سارے ہی سٹیک ہولڈر کو ایک ٹیبل پر بیٹھنا ہو گا اور کوئی مشترکہ لائحہ عمل بنا کر ہی آگے بڑھنا ہو گا، ورنہ جان لڑائیں گے، معاشی ترقی لائیں گے، جیسے سارے دعوے اور نعرے ایک بار پھر دھرے کے دھرے ہی رہ جائیں گے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily:

Bullet No. 6

Dated 29 MAR 2025

Page No. 24

دہشت گردی اور آزادی اظہار رائے پر اہم سیمینار!

تلخیاں

علی احمد ڈھلوں

ali.dhillon@ymail.com

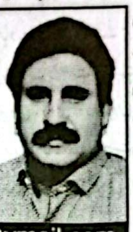

دہشتگردی کے سائے ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ قومی یکجہتی برائے نام رہ گئی ہے، جبکہ حکمرانوں کو کچھ نہیں سوجھا تو انہوں نے آزادی اظہار رائے پر ایسی ایسی پابندیاں لگائی ہیں کہ اگر آج کوئی ڈکٹیٹر زندہ ہوتا تو وہ بھی شرما جاتا۔ اس پر سب سے اہم "پیکا ایکٹ" کا سہارا لے کر صحافیوں کو سچ بولنے سے روکا جا رہا ہے، اُن کی زبان بندی کے لیے ہر قسم کے طریقے آزمائے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب دہشت گردی کا عفریت تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ خیر پیکا قانون جب متعارف کروایا جا رہا تھا تو مجھ جیسے قدرے بزدل صحافی بہت فکرمند رہے۔ یہ قانون تیار اور اسے عجلت میں پارلیمان سے منظور کروانے کے بعد لاگو کرنے والے مگر تسلیاں دیتے رہے۔ تواتر سے یہ بیان کرتے رہے کہ مذکورہ قانون سے "اصل صحافیوں" کو گھبرانا نہیں چاہیے۔ لیکن پھر یہ سب کچھ اُلٹ ہو گیا۔ اور 70 فیصد مقدمات صحافیوں پر ہی درج کر دیے گئے۔ اور ابھی بھی آپ دیکھ لیں اکا دکا صحافی روزانہ اسی ایکٹ کے تحت دھر لیا جاتا ہے، اور عدالتوں میں اُس کی خوب "خاطرداری" کی جاتی ہے۔ بہرحال علم نہیں کہ ہمیں یہ جمہوریت راس بھی آ رہی ہے یا نہیں لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ جمہوریت ہم جیسے ملکوں کو کبھی کبھار نصیب ہوتی ہے۔ "آزادی اظہار" کا تصور بھی ہمارے لئے اجنبی ہے۔ سلطانوں، بادشاہوں اور غیر ملکی سامراج کے غلام رہے ہم لوگ نسلوں سے سرکار مائی باپ کی جی حضوری کے عادی ہیں۔ تبھی اس خطے میں آپ کبھی "انقلاب" کی آوازیں نہیں سنیں گے۔ اگر سنیں گے بھی تو انہیں جلد دبا لیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کبھی ترقی نہیں کر سکے۔ اسی موضوع کو سامنے رکھتے ہوئے راقم نے گزشتہ روز لاہور پریس کلب میں ایک سیمینار "دہشتگردی، قومی یکجہتی اور حق آزادی اظہار" کی میزبانی کی جس میں ملک کے معروف دانشور، صحافی حضرات اور وکلا نے شرکت کی۔

اس موقع پر سابق وفاقی وزیر اطلاعات محمد علی درانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ دہشت گردی کی بنیادی وجہ قومی یکجہتی کا فقدان ہے۔ 26 ویں آئینی ترمیم کو معزز بنانے والے جس نے آئین کو پامال کر دیا، جس نے جمہوریت کو متاثر کر دیا، ہماری جمہوریت ہماری ضرورت ہے، جو آواز آپ اٹھاتے ہیں وہ معاشرے کا کوئی سیاست دان، لیڈر نہیں اٹھا رہا، ہماری جمہوریت موروثیت کے زہر سے آلودہ ہے۔ قبولیت کی آڑ میں مقبولیت کو نہ گھسیٹیں۔ 26 ویں آئینی ترمیم نے قانون، صحافت سمیت سب کا گلا گھونٹ دیا ہے آپ کی عزت اور آپ کی ہمت کو سلام پیش کرتا ہوں سندھ کی عوام کھڑے ہو گئے، پنجاب کی عوام کو کھڑا کریں۔ صدر لاہور ہائی کورٹ ایسوسی ایشن ایڈووکیٹ ملک آصف نسوانہ کا اپنے خطاب میں کہنا تھا کہ حق اور سچ کی بات کرنے پر صحافیوں کو اداروں سے نکالا گیا، لاہور ہائیکورٹ بار کا فورم موجود ہے جب آپ چاہیں اظہار رائے کے لئے آ سکتے ہیں،،، دہشتگردی گورننس کی ناکامی ہے، حکومت دہشتگردی پر قابو پانے کی بجائے سوشل میڈیا ایکٹوسٹ کو اٹھا رہی ہے، ہزاروں کی تعداد میں بچے ہائیکورٹ میں آ رہے ہیں جو حکومت اور اداروں کی ناکامی ہے۔ 26 ویں آئینی ترمیم کیسے پاس کی گئی اس ترمیم کے بعد اظہار رائے کا تصور بھی محال ہے، اس ترمیم کے بعد عدلیہ بھی آزاد نہیں، اس آئینی ترمیم نے ہمارے آئین کا حلیہ بگاڑ دیا، اس ترمیم سے عدلیہ بھی مکمل آزاد نہیں رہی اس آئینی ترمیم کے بعد جو جج بنے ہیں سب ایگزیکٹو کی مرضی سے بنے ہیں اور انہی کی مرضی کے فیصلے بھی کر رہے ہیں۔ ہم سب لوگوں کو بتائیں گے 26 ویں آئینی ترمیم کی وجہ سے عدالتیں بھی میرٹ پر فیصلہ نہیں کر پا رہیں۔ سینئر صحافی امتیاز عالم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم ضیاء الحق کے پورے دس سال تک لڑتے رہے ہیں افسوس کیساتھ ہمارے ملک کے حالات اچھے نہیں اور یہ باور کروانا چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے حالات اچھے ہیں، بلوچستان کا کوئی ممبر اسمبلی اپنے حلقہ میں نہیں جا سکتا، اصل حقداروں کو ہرا کر ادھر ادھر کے سرداروں کو اکٹھا کر لیا۔ پی ٹی آئی کے اندرونی جھگڑے کی وجہ سے پارٹی دو حصوں کا شکار ہے۔ میری جدوجہد سے کچھ نہیں ہوتا ہم ایسے ہی سر پٹک رہے ہیں۔ سابق صدر لاہور پریس کلب محسن گورائیہ نے کہا کہ یہ بھی ایک قسم کی صحافتی دہشت گردی ہے جب جس کا دل کرتا ہے ایک فون کال پر صحافیوں کو آف ایئر دیا جاتا ہے اس پر ہم سب کو مل کر کام کرنا ہوگا تا کہ آئندہ کسی کے ساتھ ایسا نہ ہو۔

لاہور پریس کلب کے صدر ارشد انصاری کا کہنا تھا کہ دہشتگردی پاکستان کا بہت بڑا مسئلہ ہے ہمارے ملک کو بیشمار چیلنجز کا سامنا کر پڑ رہا ہے ہمیں دہشت گردی کے ناسور کو ختم کرنا ہوگا۔ جب یہ اپوزیشن بنچوں پر بیٹھتے ہیں تو انکے عزائم بدل جاتے ہیں جس تیزی سے ایف آئی اے پولیس ہمارے صحافیوں کی پکڑ رہی ہے ہمیں اپنے صحافیوں کے خلاف ہونے والے ہر طرح کے اقدامات کرنا ہوں گے، اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے نہ ہوئے تو ہم سب کو ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سینئر صحافی طاہر ملک نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان ہمارا گھر ہے ہم اس کی آواز ہیں۔ صحافی کی ذمہ داری ہے کہ ہماری اور عوام کی آواز بنے، ہمیں ایسا پوائنٹ نکالنا چاہیے کہ ایک دوسرے کا اس وقت کا سہارا بنیں۔

سینئر صحافی ایثار رانا کا اپنے خطاب میں کہنا تھا کہ کسی بھی صحافی کو آف ایئر کرنا بہت آسان ہے کبھی سوچا ہے ان پر کیا گزرتی ہے کہ وہ آف ائیر ہوا اس کا گھر ہے، بچے ہیں ایک معاشرتی ذمہ داری لگی ہوئی ہے پاکستان میں ساڑھے تین کروڑ فقیر تمہاری وجہ سے ہیں۔ پاکستان کو کتنا اور کھانا ہے، جن لوگوں نے طے کر لیا ہے سچ کی قیمت دینی ہے آپ ان لوگوں کیساتھ کھڑے ہوں۔ اینکر پرسن حبیب اکرم نے سیمینار سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ راقم، محمد علی درانی، ثمینہ پاشا اور سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آج مجھے لب کشائی کا موقع دیا آپ جیسے دوستوں کا ساتھ ہمارے لئے قیمتی اثاثہ ہے ہم سے پہلے بھی ہمارے سینئرز کو پابند سلاسل کیا گیا مجھے ثمینہ پاشا، اکبر باجوہ، امتیاز عالم کو کیا اسی طرح ہمیں آف ائیر کیا جاتا رہے گا، ہمیں بغیر نوٹس پر ایک فون کال پر آف ائیر کر دیا جاتا ہے، دنیا بھر میں امن و امان کا معاملہ ہوتا ہے، آزادی اظہار پر پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ راقم نے اس موقع پر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ان مشکلوں کے دور میں صحافی برادری کے ساتھ ہیں، تھے اور رہیں گے۔ بہرکیف آخر کب تک حکمران اس کا سہارا لے کر اپنی غلطیوں کو درست کرنے کے بجائے صحافیوں پر پابندیوں کو پروموٹ کرتے رہیں گے؟ اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو یقین مانیں ملک مزید مشکلات کا شکار ہوگا اور ہم کہیں کے نہیں رہیں گے!

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily MASHRIQ QUETTA

Bullet No.________ Dated: 29 MAR 2025 Page No.________

صوبائی وزراء میر ظہور بلیدی، میر شعیب نوشیروانی اور ترجمان حکومت شاہد رند پریس کانفرنس کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.

Dated: 29 MAR 2025 Page No.

کوئٹہ: چیف سیکرٹری شکیل قادر خان اجلاس کی صدارت کررہے ہیں